3

زری پالیسی اور مہنگائی

مالی سال 24 ءمیں اوسط قومی صارف اشاریہ قیمت (این سی پی آئی)مہنگائی کم ہو کر 23.4 فیصد رہ گئی جو مالی سال 23 ءمیں 29.2 فیصد تھی۔ عمومی گرانی سال بہ سال بنیادوں پر جون 2023ء کے 29.4 فیصد کے مقابلے میں تیزی سے نیچے آتے ہوئے جون 2024ء میں 12.6 فیصد ہوگئی۔سخت زری و مالیاتی پالیسیوں ، غذائی اجناس کی مصنوعی قلت کے خلاف حکومت کے انتظامی اقدامات اور زرعی پیداوار میں بہتری کے سبب مالی سال 24 ءکی دوسری ششماہی میں مہنگائی میں تیزی سے کمی آئی۔تاہم ، توانائی کے نرخوں ، خاص طور پر گیس چارجز میں نمایاں اضافے نے مہنگائی میں کمی کی رفتار کو متاثر کیا۔ مندرجہ بالا اقدامات میں سے بعض نے مالی سال 24ء کے دوران کرنٹ اکاؤنٹ خسارہ مزید کم کرنے اور بازارِ مبادلہ کو مستحکم کرنے میں بھی معاونت کی۔ مالی سال 24 ءکی دوسری ششماہی کے دوران مہنگائی میں مسلسل کمی اور بیرونی صورتحال میں بہتری کی وجہ سے زری پالیسی کمیٹی نے جون 2024ء میں پالیسی ریٹ 150 بیسس پوائنٹس کم کرکے 20.5 فیصد کردیا۔ اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر میں اضافے نے بینکاری نظام کے خالص غیر ملکی اثاثوں کو بڑھانے میں کردار ادا کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ حکومت کی میزانی قرض گیری میں تیزی سے اضافہ ہوا جس سے بینکاری نظام کے خالص ملکی اثاثے بڑھے اور گذشتہ سال کے مقابلے میں زرِ وسیع کی نمو میں نمایاں اضافہ ہوا۔ مزید برآں ، مالی سال 24 ءمیں معاشی سرگرمیوں میں معتدل بحالی اور پیداواری لاگت میں اضافے کے ساتھ نجی شعبے کے قرضوں میں بھی اضافہ ہوا۔ سخت زری پالیسی مؤقف کے عین مطابق ، زری مجموعوں میں نمو نامیہ جی ڈی پی نمو سے کم رہی۔

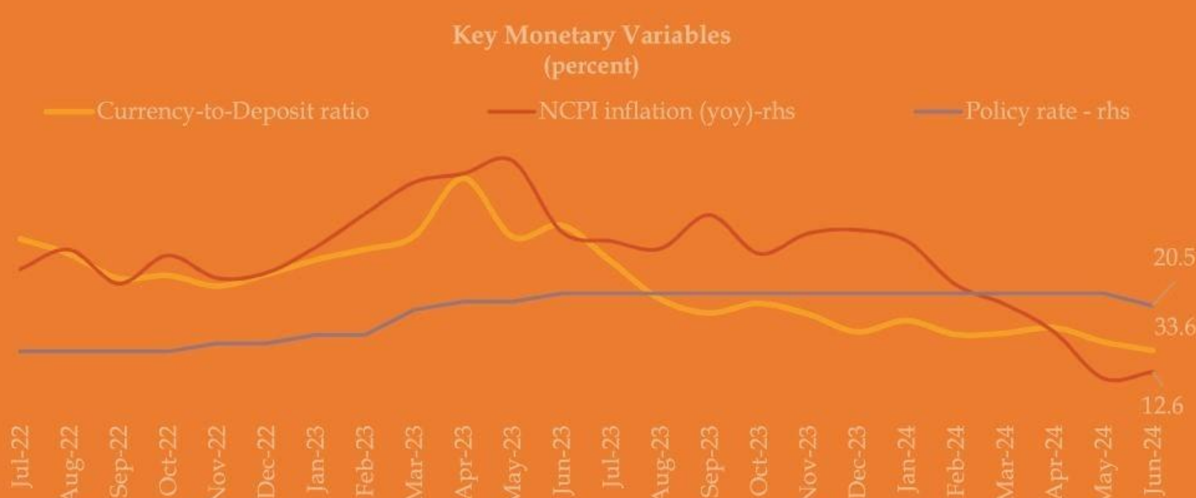

3 زری پالیسی اور مہنگائی

3.1 پالیسی کا جائزہ

مالی سال24ء میں اوسط قومی صارف اشاریہ قیمت (این سی پی آئی) مہنگائی کم ہو کر 23.4 فیصد رہ گئی، جو اسٹیٹ بینک کے نظر ثانی شدہ مہنگائی کے تخمینے 23.0 سے 25.0 فیصد کی نچلی حد کے قریب ہے۔[1] اگرچہ خوراک اور توانائی کی سرکاری قیمتوں میں ردوبدل نے مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں این سی پی آئی مہنگائی میں اضافہ برقرار رکھا، لیکن مالی سال24ء کی دوسری ششماہی کے دوران اس میں تیزی سے کمی واقع ہوئی جس سے زری سختی کے مؤخر اثرات، جاری مالیاتی استحکام، غذائی اجناس کی بہتر رسد، عالمی سطح پر اجناس کی قیمتوں میں کمی اور گزشتہ سال کے مقابلے میں بلند اساس کی عکاسی ہوتی ہے۔

زری پالیسی کمیٹی نے محتاط انداز اپناتے ہوئے سال کے بیشتر حصے میں پالیسی ریٹ برقرار رکھا۔ تاہم، مالی سال 2024ء کی دوسری ششماہی کے دوران قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی اور قوزی گرانی دونوں میں کافی حد تک مسلسل کمی کے رجحان، صارفین اور کاروباری اداروں کی مہنگائی کی توقعات میں کمی اور بیرونی کھاتوں کی بہتر حالت نے زری پالیسی کمیٹی کو سال کے آخری اجلاس میں ستمبر 2021ء میں شروع ہونے والے اپنے 33 ماہ طویل زری سختی کے سلسلے کو ختم کرنے کے قابل بنایا۔ زری پالیسی کمیٹی نے اپنے جون 2024ء کے اجلاس میں پالیسی ریٹ 150 بیسس پوائنٹس (بی پی ایس) کم کر کے 20.5 فیصد کرنے کا فیصلہ کیا۔ زری پالیسی کمیٹی نے مشاہدہ کیا کہ مالی سال 26ء کے دوران مہنگائی کو 5.0 سے 7.0 فیصد کے درمیانی مدت کے ہدف تک لانے کے لیے سخت مؤقف اپنانا مناسب فیصلہ تھا۔

جولائی 2023ء میں جب زری پالیسی کمیٹی کا اجلاس ہوا تو معاشی منظر نامہ نمایاں طور پر بہتر ہو چکا تھا۔ جون 2023ء میں آئی ایم ایف کے ساتھ 3.0 ارب ڈالر کے اسٹینڈ بائے ارینجمنٹ (ایس بی اے) نے نہ صرف بیرونی کھاتوں کو درپیش قریب المدت چیلنجز کو کم کیا بلکہ موجودہ معاشی غیر یقینی صورتحال کا بھی مداوا کیا۔ ستمبر 2021ء سے مجموعی زری سختی کے تاخیری اثرات کے ساتھ تخمینہ شدہ مالیاتی یکجائی کے سبب مالی سال 24ء میں ملکی طلب قابو میں رہنے کی توقع تھی۔ اس کے علاوہ، اجناس کی عالمی قیمتوں کے لیے موافق نقطہ نظر نے بھی مہنگائی کے منظرنامے پر مثبت اثر ڈالا۔ دریں اثنا، این سی پی آئی مہنگائی میں جون 2023ء میں نمایاں کمی آئی جو مئی 2023ء میں اپنے عروج پر تھی۔ ان رجحانات اور پیش رفتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے زری پالیسی کمیٹی نے مالی سال 24ء کے دوران مہنگائی میں کمی کی پیش گوئی کی کہ یہ 20.0 سے 22.0 فیصد کے درمیان رہے گی۔ تاہم، یہ تخمینے موسمیاتی تبدیلی کے اثرات، غیر موافق عالمی پیش رفتوں اور توانائی کی قیمتوں میں غیر متوقع اضافے سے پیدا ہونے والے خطرات سے مشروط تھے۔

شکل 3.1الف: شہری مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت میں حصے دار

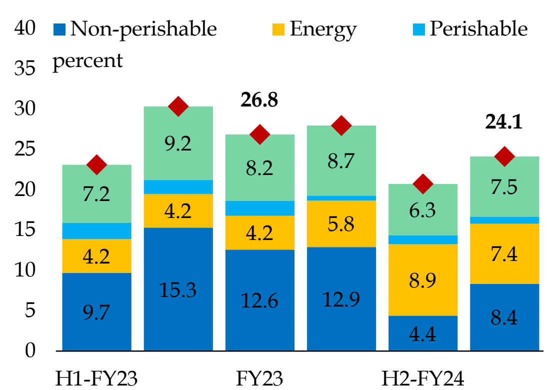

شکل 3.1ب: دیہی مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت میں حصے دار

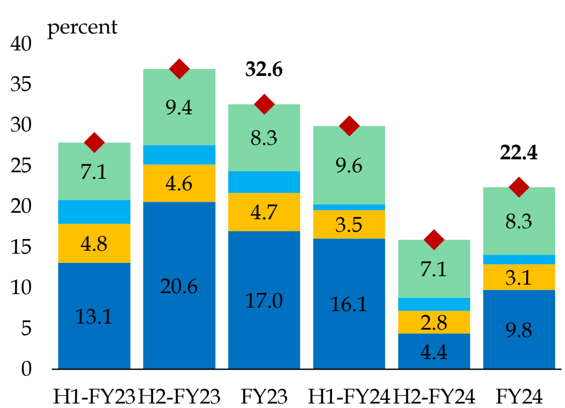

Source: Pakistan Bureau of Statistics

[1] زری پالیسی کمیٹی نے جولائی 2023ء کے اجلاس میں مہنگائی کی ابتدائی پیش گوئی کی حد 20.0 سے 22.0 فیصد کے درمیان تھی۔

شکل 3.2 الف: شہری صارف اشاریہ قیمت کی تقسیم کا تعدّد

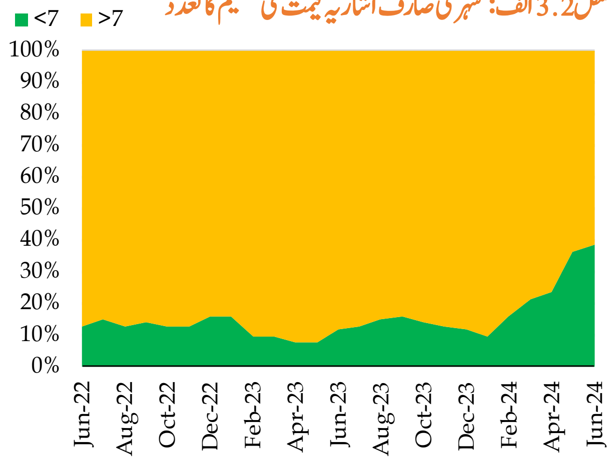

شکل 3.2 ب: دیہی صارف اشاریہ قیمت کی تقسیم کا تعدّد

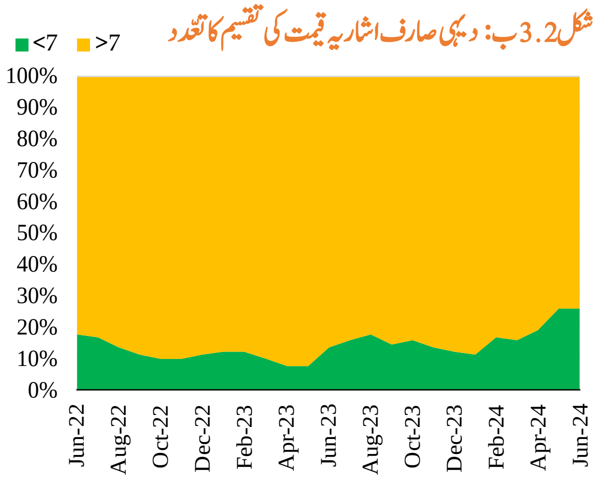

Source: Pakistan Bureau of Statistics

زری پالیسی کمیٹی نے توقع ظاہر کی کہ مالی سال 24ء میں حقیقی جی ڈی پی کی نمو میں 2.0 سے 3.0 فیصد کی زراعت پر مبنی معتدل بحالی آئے گی۔ اگرچہ جون 2023ء سے درآمدات کی ترجیحی ہدایات کو ختم کیے جانے سے رسد کی کمی کا سامنا کرنے والی صنعتوں کے لیے آسانی پیدا ہونے کا امکان ظاہر کیا جارہا تھا تاہم زری سختی اور مالیاتی یکجائی کے تسلسل سے جی ڈی پی نمو حد میں رہنے کی بھی توقع تھی۔ زرعی شعبے کی کارکردگی میں بہتری کی بدولت معاشی سرگرمیوں میں متوقع معتدل پھیلاؤ کے پیش نظر جاری کھاتے کا خسارہ (سی اے ڈی) مالی سال 24ء کے دوران جی ڈی پی کا 0.5 سے 1.5 فیصد کے درمیان رہنے کی پیش گوئی کی گئی تھی۔

زری پالیسی کمیٹی کی توقعات کے مطابق مالی سال 24ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران حقیقی جی ڈی پی میں 2.1 فیصد اضافہ ہوا[2]۔ معاشی سرگرمیوں میں سست روی سے آنے والی بہتری کی عکاسی کرتے ہوئے جولائی تا نومبر 2023ء کے دوران کرنٹ اکاؤنٹ بیلنس معمولی خسارے میں چلا گیا، مالی سال 23ء کے آخری چار ماہ کے دوران اس میں سرپلس دیکھنے میں آیا جبکہ مالی سال 24ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مالیاتی اظہاریوں میں بہتری آئی۔ دریں اثنا، فصلوں کی پیداوار میں اضافے، غذائی اجناس کی مصنوعی قلت کو ختم کرنے کے لیے حکومت کی انتظامی کوششوں اور بازارِ مبادلہ میں قیاس آرائیوں کو روکنے جیسے اقدامات نے مہنگائی کے منظرنامے میں مثبت کردار ادا کیا۔ ان سازگار حالات کے باوجود قومی صارف اشاریہ قیمت

شکل 3.3: ترقی یافتہ معیشتوں میں مہنگائی* کے رجحانات

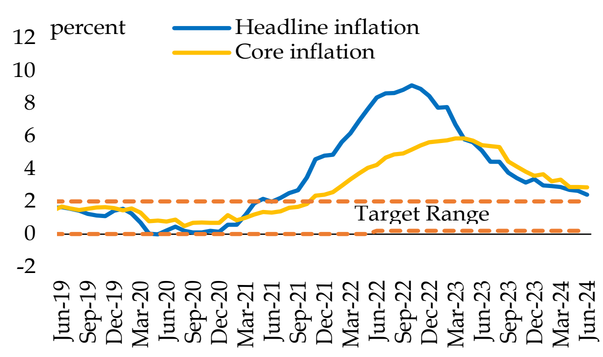

Note: The sample contains 30 advanced economies *median inflation and target range
Source: Haver Analytics

شکل 3.4: ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں میں مہنگائی* کے رجحانات

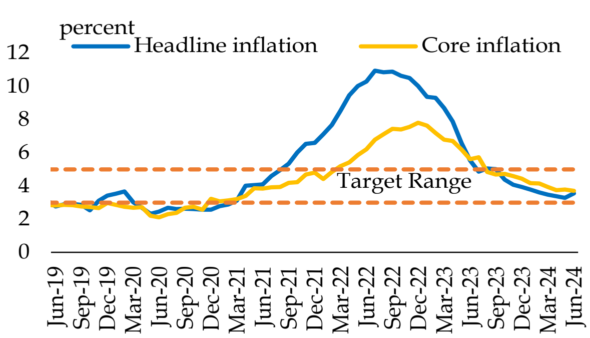

Note: The sample contains a group of 43 countries *median inflation and target ranges.
Source: Haver Analytics

[2] ستمبر 2024ء میں جاری نظر ثانی شدہ تخمینوں کے مطابق مالی سال 24ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران حقیقی جی ڈی پی میں 2.7 فیصد اضافہ ہوا۔

شکل 3.5 : عالمی جہاز رانی کی لاگت

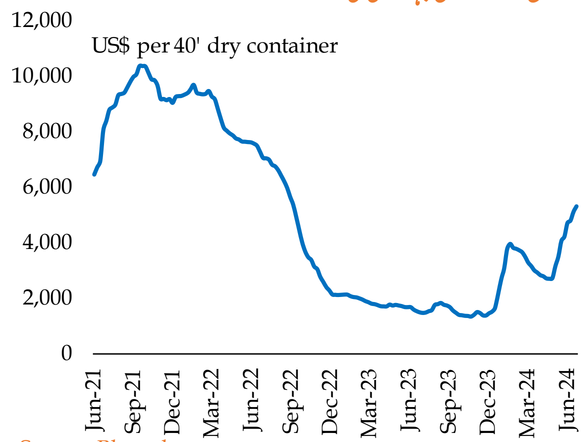

Source: Bloomberg

گرانی مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں گذشتہ سال کے اسی عرصے کے مقابلے میں مسلسل بلند رہی۔

توانائی کی قیمتوں (خاص طور پر گیس چارجز) میں بڑے پیمانے پر غیر متوقع اضافہ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران مہنگائی میں نمایاں اضافے پر منتج ہوا۔ اس کے براہِ راست اثرات کے علاوہ، توانائی کے نرخوں میں اضافے کی وجہ سے پیداواری لاگت اور نقل و حمل کے اخراجات بڑھے جبکہ گھرانوں اور کاروباری اداروں کی مہنگائی کی توقعات میں بھی اضافہ ہوا جس کے سبب بنیادی گرانی کی سطح بھی بتدریج بلند ہوئی۔

شکل 3.6: مہنگائی بلحاظ اشیا اور خدمات

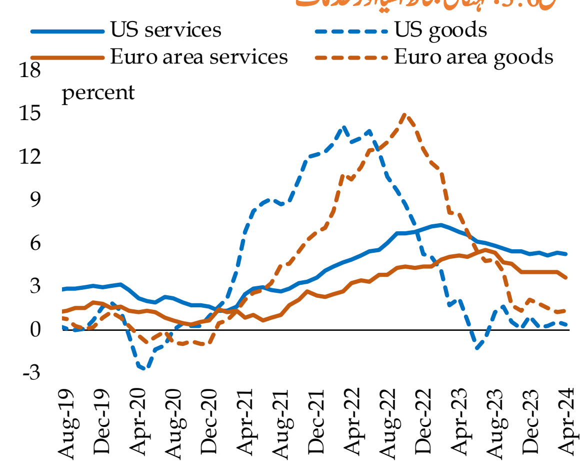

Source: World Bank

شکل 3.7: ترقی یافتہ اور ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں میں زری پالیسی کے فیصلے

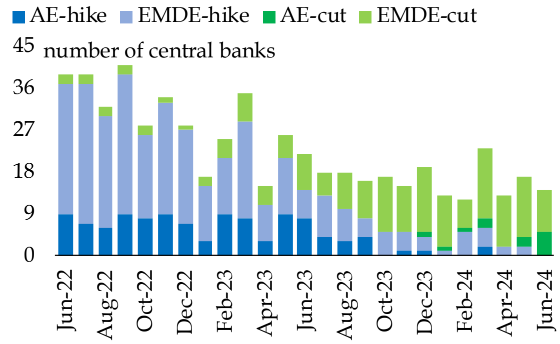

Note: The sample contains 30 advanced and 43 emerging economies. *median inflation.
Source: Haver Analytics

توانائی کی قیمتوں میں مسلسل ردوبدل کے دوسرے مرحلے کے اثرات کے ساتھ ساتھ ٹیکس شرحوں میں اضافے، اجرتوں میں اضافے اور روپے کی قدر میں کمی[3] نے مالی سال 24ء کے دوران گذشتہ سال کے اسی عرصے کے مقابلے میں قوزی گرانی کو بلند سطح پر برقرار رکھا۔ مزید برآں، عالمی اجناس کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ، مشرقِ وسطیٰ میں بگڑتی ہوئی جغرافیائی و سیاسی صورتِ حال اور بحیرۂ احمر کے خطے میں جہاز رانی کو درپیش مشکلات نے بھی مہنگائی کے منظرنامے کے لیے خطرہ پیدا کیا۔ ان خطرات کو مدِنظر رکھتے ہوئے اور مہنگائی میں کمی کے سلسلے کو برقرار رکھنے کے لیے زری پالیسی کمیٹی نے مالی سال 24ء کے دوران ہونے والے اپنے تمام اجلاسوں میں پالیسی ریٹ 22.0 فیصد پر برقرار رکھا۔

مالی سال 24ء کی دوسری ششماہی میں زری پالیسی کمیٹی نے نوٹ کیا کہ توانائی کی قیمتوں میں نمایاں اضافے نے مہنگائی میں متوقع کمی کی رفتار اور اس کی توقعات میں رکاوٹ ڈالی۔ گردشی قرضے کو بڑھنے سے روکنے کے لیے حکومت نے نومبر 2023ء اور فروری 2024ء میں تمام صارفین کے لیے گیس کے نرخوں میں نمایاں اضافہ کیا۔ اس اضافے کے ساتھ، مالی سال 24ء کی دوسری ششماہی کے دوران شہری علاقوں میں عمومی گرانی میں توانائی کا حصہ نمایاں طور پر بڑھا (**شکل 3.1 الف اور 3.1 ب**)۔

[3] مالی سال 24ء کے دوران مارک ٹو مارکیٹ شرح مبادلہ میں اوسط بنیادوں پر 12.4 فیصد کمی واقع ہوئی۔

جدول 3.1: زری مجموعے

بہاؤ ارب روپے میں، نمو فیصد میں، حصہ فیصدی درجوں میں

	اسٹاک میں تبدیلی		نمو		زرِ وسیع کی نمو میں حصہ	
	مالی سال 23ء	مالی سال 24ء	مالی سال 23ء	مالی سال 24ء	مالی سال 23ء	مالی سال 24ء
خالص بیرونی اثاثے	-1,934.5	530.7	–	–	-7.0	1.7
خالص ملکی اثاثے	5,855.1	4,531.0	20.6	13.2	21.2	14.4
میزانی قرض گیری	3,747.9	7,478.0	20.3	33.6	13.6	23.7
اسٹیٹ بینک آف پاکستان	108.7	-715.0	2.1	-13.6	0.4	-2.3
جدولی بینکس	3,639.3	8,192.9	27.2	48.2	13.2	26.0
اجناسی کارروائیاں	352.3	-107.6	31.1	-7.2	1.3	-0.3
نجی شعبے کو قرضے	208.3	364.2	2.3	4.0	0.8	1.2
سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں کو قرضے	293.7	18.5	21.5	1.1	1.1	0.1
دیگر اشیا خالص	1,108.1	-3,155.3	دستیاب نہیں	دستیاب نہیں	دستیاب نہیں	دستیاب نہیں
زرِ وسیع (ایم2)	3,920.6	5,061.7	14.2	16.1	14.2	16.1
مجموعی امانتیں	2,327.6	5,002.1	11.7	22.5	8.4	15.9
زیرِ گردش کرنسی	1,576.3	4.4	20.82	0.0	5.7	0.0
ایس بی پی میں دیگر امانتیں*	16.8	55.2	17.6	49.3	0.1	0.2
زرِ محفوظ	2,093.2	297.5	22.4	2.6	7.6	0.9

* اسٹیٹ بینک میں دیگر ڈپازٹس میں غیر بینک مالی اداروں، ترقیاتی مالی اداروں اور مائیکروفنانس بینکوں کے ڈپازٹس شامل ہیں۔

ماخذ: اسٹیٹ بینک آف پاکستان

ان پیش رفتوں نے سخت زری اور مالیاتی پالیسیوں اور غذائی رسد کی موافق صورتحال کے اثرات کو جزوی طور پر زائل کردیا، جس کا قریب مدتی مہنگائی کے منظر نامے پر گہرا اثر پڑا۔ مزید برآں، جغرافیائی و سیاسی تناؤ نے تجارتی بہاؤ میں خلل، باربرداری چارجز اور عالمی اجناس کی قیمتوں میں اضافے جیسے قابل غور خدشات کو جنم دیا۔ ان پیش رفتوں اور ممکنہ خطرات کی روشنی میں زری پالیسی کمیٹی نے جنوری 2024ء کے اجلاس میں مہنگائی کی پیش گوئی کی حد کو 23.0 سے 25.0 فیصد تک بڑھادیا۔

جنوری 2024ء کے بعد سے مہنگائی میں سال بہ سال بنیاد پر متوقع کمی کا رجحان شروع ہوا۔ غذائی اور قوزی گرانی دونوں میں کمی آنے لگی۔ تاہم، توانائی کی سرکاری قیمتوں میں اضافہ بلاواسطہ اور بالواسطہ مہنگائی میں اپنا حصہ ڈالتا رہا۔ ان پیش رفتوں کے ساتھ ساتھ عالمی اجناس کی قیمتوں کے حوالے سے بڑھتی ہوئی غیر یقینی صورتحال اور جغرافیائی و سیاسی کشیدگی کو مدنظر رکھتے ہوئے زری پالیسی کمیٹی نے مارچ اور اپریل 2024ء میں اپنے اجلاسوں میں پالیسی ریٹ 22.0 فیصد پر برقرار رکھا۔ اپنی پالیسی بحث میں کمیٹی نے بڑی ترقی یافتہ معیشتوں، ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں کے مرکزی بینکوں کی جانب سے اختیار کردہ محتاط زری پالیسی مؤقف کو بھی مدنظر رکھا۔

جون 2024ء میں جب زری پالیسی کمیٹی کا اجلاس ہوا، اس وقت میکرو اکنامک صورتحال کافی حد تک کمیٹی کی سابقہ توقعات کے مطابق تھی۔ عبوری تخمینوں کے مطابق مالی سال 24ء میں حقیقی جی ڈی پی میں 2.5 فیصد کا معتدل اضافہ دیکھا گیا جبکہ مالی سال 23ء میں اس میں 0.2 فیصد کمی آئی تھی۔ قرضوں کی خاطر خواہ واپسی اور سرکاری رقوم کی آمد میں کمی کے باوجود کرنٹ اکاؤنٹ خسارے میں

جدول 3.2: اجناسی ماکاری

بہاؤ ارب روپے میں

	مالی سال 23ء	مالی سال 24ء
مجموعہ	**352.3**	**-107.6**
گندم	299.1	-177.2
چینی	39.9	0.5
کپاس	0.2	-1.8
بیج	1.7	0.7
کھاد	11.2	70.4

ماخذ: اسٹیٹ بینک آف پاکستان

زری پالیسی اور مہنگائی

نمایاں کمی سے زرمبادلہ کے ذخائر میں اضافہ اور روپیہ مضبوط ہوا[4]، جس کے مہنگائی کے منظرنامے پر بھی مثبت اثرات مرتب ہوئے۔

مزید برآں، سال بہ سال بنیادوں پر مہنگائی مئی 2024ء میں نصف سے زیادہ کم ہو کر 11.8 فیصد رہ گئی جو جنوری 2024ء میں 28.3 فیصد تھی۔ اہم بات یہ ہے کہ، صارف اشاریہ قیمت کے تعین کے لیے استعمال ہونے والی تقریباً 25 فیصد اشیاء کی قیمتوں میں سال بہ سال بنیادوں پر اضافہ مالی سال 24ء کی دوسری ششماہی کے دوران دیہی اور شہری باسکٹ دونوں میں درمیانی مدت کے مہنگائی کے ہدف کی بالائی حد (7 فیصد) سے نیچے تھا (**شکل 3.2 الف اور 3.2 ب**)۔ مجتمع زری سختی، مالیاتی یکجائی، غذائی رسد میں بہتری، بنیادی گرانی میں کمی اور گذشتہ سال کے مقابلے میں بلند اساسی اثرات بنیادی طور پر اس کمی کی وضاحت کرتے ہیں۔ ان پیش رفتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے، زری پالیسی کمیٹی نے جون 2024ء میں پالیسی ریٹ 150 بیسس پوائنٹس کم کرکے 20.5 فیصد کرنے کا فیصلہ کیا۔

مزید برآں، زری پالیسی کمیٹی نے اپنے مختلف اجلاسوں میں قیمتوں میں استحکام کو حاصل کرنے اور اسے برقرار رکھنے کے تناظر میں ساختی مسائل سے نمٹنے کی اہمیت پر بھی روشنی ڈالی۔ کمیٹی نے استحکام کے لیے کیے جانے والے اقدامات کے تسلسل پر زور دیا، جن میں مالیاتی نگرانی برقرار رکھنا، ٹیکس بنیاد وسیع کرنا، غیر ہدف شدہ زرِاعانت کم کرنا اور خسارے میں چلنے والے سرکاری اداروں (پی ایس ایز) کے حوالے سے اصلاحات میں تیزی لانا شامل ہیں تاکہ معاشی استحکام حاصل کیا جاسکے اور مہنگائی کو درمیانی مدت کے ہدف کے اندر رکھا جاسکے۔

شکل 3.8: خالص غیر ملکی اثاثوں کا سہ ماہی بہاؤ

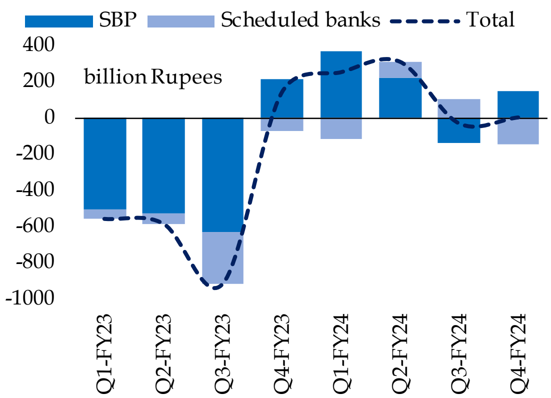

Source: State Bank of Pakistan

شکل 3.9: اوسط ڈپازٹ شرح اور ڈپازٹ کا بہاؤ

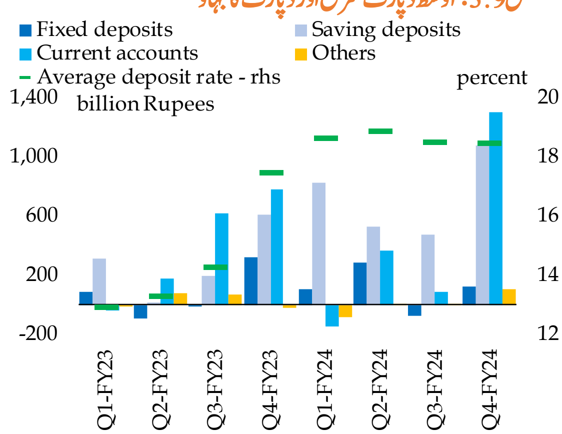

Source: State Bank of Pakistan

مالی سال 24ء کے دوران پاکستان میں زری پالیسی مؤقف ملک کے معاشی حالات میں ہونے والی پیش رفتوں کے اعتبار سے مناسب تھا اور یہ عالمی معاشی رجحانات سے بھی مطابقت رکھتا تھا۔

شکل 3.10: اجناسی مالکاری کا بہاؤ

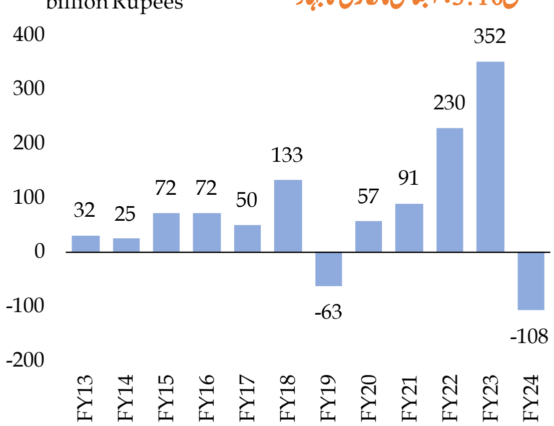

Source State Bank of Pakistan

4 بیرونی کھاتے میں آنے والی بہتری کا اثر مارچ تا جون 2024ء کے دوران ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر میں گذشتہ سال کے اسی عرصے کی نسبت سال بہ سال بنیادوں پر 2.3 فیصد اضافے کی صورت میں سامنے آیا۔

جدول 3.3: نیلامی کا خلاصہ

ارب روپے

	ہدف	عرصیت	پیشکش (مسابقتی)	قبول شدہ (تمام)
ٹریژری بلز				
پہلی سہ ماہی–مالی سال 24ء	8,700.0	8,754.8	14,624.4	8,309.2
دوسری سہ ماہی–مالی سال 24ء	7,635.0	8,948.2	24,729.2	9,273.5
تیسری سہ ماہی–مالی سال 24ء	1,670.0	1,880.2	8,668.2	2,124.4
چوتھی سہ ماہی–مالی سال 24ء	3,090.0	2,311.1	10,163.3	4,473.7
مجموعہ	**21,095.0**	**21,894.3**	**58,185.2**	**24,180.9**
پاکستان سرمایہ کاری بانڈز				
معینہ شرح				
پہلی سہ ماہی–مالی سال 24ء	480.0	859.7	716.5	189.1
دوسری سہ ماہی–مالی سال 24ء	510.0	-	1,644.7	763.6
تیسری سہ ماہی–مالی سال 24ء	505.0	3.2	936.9	303.4
چوتھی سہ ماہی–مالی سال 24ء	570.0	3.6	595.5	235.1
مجموعہ	**2,065.0**	**866.5**	**3,893.7**	**1,491.2**
رواں شرح				
پہلی سہ ماہی–مالی سال 24ء	1,360.0	475.4	3,407.9	2,168.4
دوسری سہ ماہی–مالی سال 24ء	2,280.0	1,515.6	6,556.7	2,999.7
تیسری سہ ماہی–مالی سال 24ء	1,280.0	-	2,400.6	901.6
چوتھی سہ ماہی–مالی سال 24ء	1,860.0	-	4,374.6	1,628.7
مجموعہ	**6,780.0**	**1,991.0**	**16,739.9**	**7,698.4**

ماخذ: اسٹیٹ بینک آف پاکستان

3.2 عالمی مہنگائی اور زری پالیسی ردعمل

مالی سال 24ء میں بہت سی ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں (ای ایم ڈی ایز) اور ترقی یافتہ معیشتوں (اے ایز)[5] میں عمومی مہنگائی عالمی وبا سے پہلے کی سطح پر تقریباً واپس آگئی (**اشکال 3.3 اور 3.4**)۔ اگرچہ ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں میں ترقی یافتہ معیشتوں کے مقابلے میں مہنگائی زیادہ رہی لیکن اب یہ اپنی حد میں واپس آنا شروع ہوگئی ہے۔ یہ گراوٹ سخت زری پالیسیوں کے ساتھ قیمتوں میں کمی اور کم طلب کے اثرات کی عکاسی کرتی ہے۔

توانائی کی فراہمی میں خاطر خواہ اضافے کے ساتھ، توانائی کے شعبے میں قیمتوں کا دباؤ توقع سے کہیں زیادہ تیزی سے کم ہوا۔ عالمی وبا کے دور میں رسدی زنجیر میں پیدا ہونے والا خلل دور ہونے کے بعد، ترسیل کے دورانیے میں بہتری آئی، جس کا نقل و حمل کے اخراجات پر بھی مثبت اثر پڑا۔ تاہم، بحیرۂ احمر کے خطے میں تجارتی جہازوں پر حملوں نے مالی سال کی آخری ششماہی میں عالمی نقل و حمل کے اخراجات میں اضافہ کیا[6] (**شکل 3.5**)۔

قوزی گرانی، اگرچہ عمومی گرانی سے زیادہ رہی تاہم یہ ترقی یافتہ معیشتوں اور ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں دونوں میں بتدریج معتدل ہوئی۔ اس کمی کا زیادہ تر حصہ بنیادی اشیاء کی قیمتوں میں کمی پر مشتمل تھا[7]۔ جبکہ خدمات کے شعبے

5 ترقی یافتہ معیشتوں میں بنیادی طور پر کینیڈا، فرانس، جرمنی، اٹلی، جاپان، برطانیہ اور امریکہ شامل ہیں جبکہ ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں کے گروپ میں 83 ممالک موجود ہیں۔

6 مجموعی عالمی تجارت کا 12 سے 15 فیصد اور عالمی کنٹینر شپنگ کا 20 فیصد حصہ چونکہ بحیرہ احمر کے ذریعے جہاز رانی پر مشتمل ہے، لہٰذا غیر یقینی صورتحال کے باعث حالات مزید سنگین ہونے کے امکانات ہیں۔ ماخذ: عالمی اقتصادی فورم

7 مالی سال 24ء (جولائی تا اپریل) میں امریکہ میں اشیا کی مہنگائی 0.54 فیصد تھی جبکہ یورپی خطے میں یہ 2.46 فیصد تھی۔ اس کے برعکس اسی عرصے کے دوران امریکہ میں خدمات کی مہنگائی 5.53 فیصد اور یورپی علاقوں میں 4.4 فیصد رہی۔

زری پالیسی اور مہنگائی

شکل 3.11: مالی سال 24ء کے دوران ٹی بلز کی نیلامی کا خلاصہ

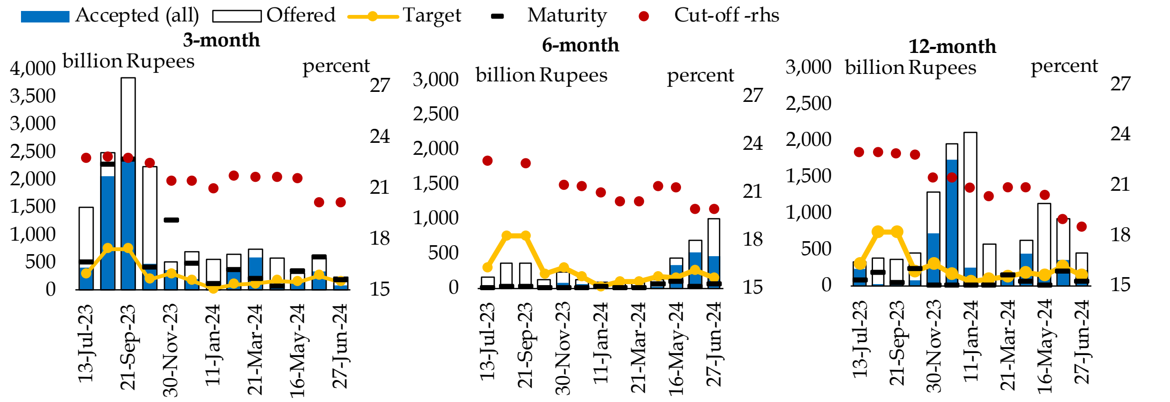

Source: State Bank of Pakistan

میں بھی مہنگائی میں کمی واقع ہوئی، نسبتاً مستحکم طلب اور زیادہ اجرت نے اسے بلند سطح پر برقرار رکھا(**شکل 3.6**)۔

محتاط نقطہ نظر اپناتے ہوئے ترقی یافتہ معیشتوں اور ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں میں بہت سے مرکزی بینکوں نے مالی سال 24 کی پہلی ششماہی میں سخت زری مؤقف برقرار رکھا۔ تاہم، جیسے ہی بنیادی مہنگائی کے دباؤ میں کمی آنا شروع ہوئی، مرکزی بینکوں، خاص طور پر ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں نے زری پالیسی مؤقف نرم کرنا شروع کر دیا۔ پالیسی میں یہ تبدیلی مالی سال 24ء کی دوسری ششماہی میں زیادہ واضح طور پر نظر آئی (**شکل 3.7**)۔

شکل 3.12 : پیشکش تاہدف کا تناسب- معینہ اور رواں شرح پی آئی بیز

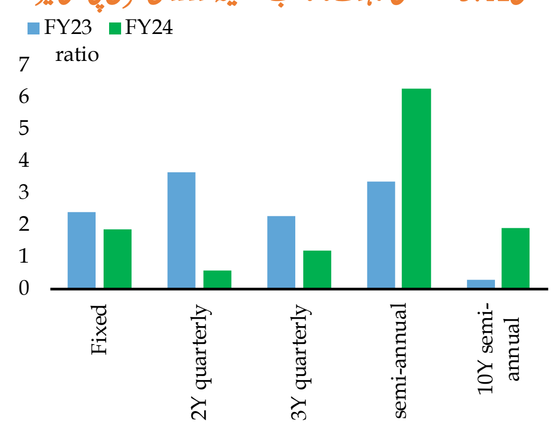

Source: State Bank of Pakistan

3.3 پاکستان کے زری مجموعے

مالی سال 24ء میں زرِ وسیع (ایم 2) کی شرح نمو 16.1 فیصد تک پہنچ گئی جو گذشتہ سال 14.2 فیصد تھی (**جدول 3.1**)۔ تاہم، سخت زری مؤقف نے ایم 2 کی نمو کو نامیہ جی ڈی پی نمو کے مقابلے میں نمایاں طور پر کم رکھا، جو مہنگائی کے منظر نامے کے لیے نیک شگون تھا۔ مزید یہ کہ، زرِ وسیع میں نمو کی بڑی وجہ بینکاری نظام کے خالص بیرونی اثاثوں (این ایف اے) میں توسیع تھی جو مالی سال 24ء کے دوران بیرونی کھاتے کی پوزیشن میں بہتری کی عکاسی کرتی ہے۔ بینکاری نظام کے خالص ملکی اثاثوں (این ڈی اے) میں بھی اضافہ ہوا تاہم یہ گذشتہ سال کے مقابلے میں سست رفتاری سے ہوا، اس اضافے کی وجہ حکومت کا کمرشل بینکوں سے میزانی قرض گیری پر بڑھتا ہوا انحصار تھا(**جدول 3.1**)۔

اگرچہ مالی سال 24ء کے دوران مالکاری کی مد میں بیرونی ذرائع سے رقوم کی آمد میں قابل ذکر اضافہ دیکھا گیا، لیکن غیر بینک قرضوں کی بڑے پیمانے پر واپسی نے خسارہ پورا کرنے کے لیے کمرشل بینکوں پر حکومت کے انحصار میں اضافہ کیا۔ مزید برآں، معاشی سرگرمیوں میں معتدل بحالی اور پیداواری لاگت میں اضافے کے عین مطابق، مالی سال 24ء کے دوران نجی شعبے کے قرضوں میں بھی معمولی بہتری آئی۔ تاہم اجناسی مالکاری میں اصل رقوم کی خالص واپسی، سرکاری اداروں (پی ایس ایز) کو قرضوں کی فراہمی میں نمایاں کمی اور دیگر اجزا خالص (او آئی

شکل 3.13 : اختتام سہ ماہی پر خط یافت

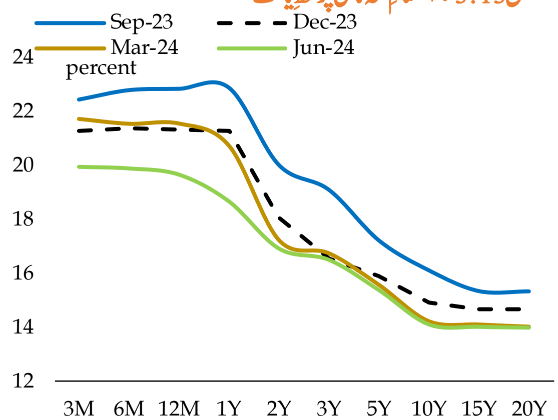

Source: Financial Markets Association Pakistan

این) میں بڑے پیمانے پر سکڑاؤ نے سال کے دوران خالص ملکی اثاثوں پر بلند میزانی قرض گیری کے اثرات کو جزوی طور پر زائل کر دیا۔

بینکاری نظام کے خالص بیرونی اثاثوں میں اضافہ بنیادی طور پر اسٹیٹ بینک کی وجہ سے ہوا جو بیرونی بفرز بڑھنے کی عکاسی کرتی ہے (**شکل 3.8**)۔ خاص طور پر جون 2023ء میں آئی ایم ایف کے ساتھ اسٹینڈ بائے ایگریمنٹ نے دیگر دوطرفہ اور کثیر الجہتی قرض دہندگان سے مالکاری کے حصول میں اہم کردار ادا کیا، جس کی وجہ سے مالی سال 24ء میں بیرونی ذرائع سے رقوم کی آمد میں نمایاں اضافہ ہوا۔ اس کے علاوہ جاری کھاتے کے خسارے میں کمی نے اسٹیٹ بینک کو زرمبادلہ ذخائر بڑھانے کا موقع فراہم کیا۔

شکل 3.15: شبینہ ریپو مارکیٹ

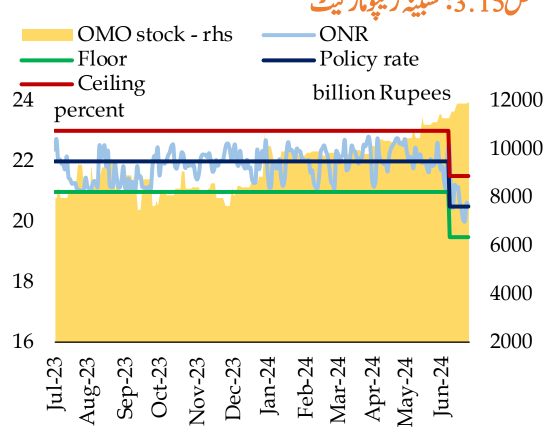

Source: State Bank of Pakistan

شکل 3.14: بینکاری نظام سے حکومت کی قرض گیری

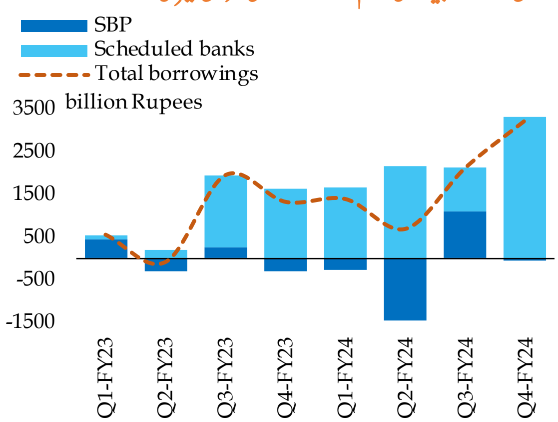

Source: State Bank of Pakistan

واجبات کی بات کی جائے تو، زیر گردش کرنسی میں زیادہ تبدیلی نہیں آئی، اس میں مالی سال 24ء میں صرف 4.4 ارب روپے کا اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ سال 1.6 ٹریلین کا خاطر خواہ اضافہ ہوا تھا۔ ڈپازٹس پر منافع کی پرکشش شرحیں اور ادائیگیوں کو ڈیجیٹلائز کرنے کی اسٹیٹ بینک کی کوششیں زیر گردش کرنسی کے رجحانات کی وضاحت کرتی ہیں۔ مزید برآں، غیر یقینی صورتحال بہتر ہونے اور مہنگائی میں کمی نے بھی جزوی طور پر زیر گردش کرنسی میں سست روی میں کردار ادا کیا۔ حقائق پر مبنی شواہد کی بنیاد پر غیر ملکی کرنسیوں کی اسمگلنگ اور ذخیرہ اندوزی کے خلاف کریک ڈاؤن نے بھی زیر گردش کرنسی کی حوصلہ شکنی کی۔

دریں اثناء، م س24ء میں بینک ڈپازٹس بڑھ کر 22.5 فیصد ہوگئے جو م س23ء میں 11.7 فیصد تھے۔ بچت ڈپازٹس پر مبنی یہ اضافہ سخت زری پالیسی مؤقف کے عین مطابق تھا (**شکل 3.9**)۔

اجناسی مالکاری

مالی سال 24ء میں اجناسی سرگرمیوں کے لیے مالکاری میں قرضوں کی خالص واپسی ہوئی حالانکہ گذشتہ برس اس میں نمایاں اضافہ ہوا تھا (**جدول 3.2**)۔ مالی سال 19ء کے بعد یہ پہلا موقع تھا جب اجناسی مالکاری میں قرضوں کی خالص واپسی دیکھی گئی (**شکل 3.10**)۔ اس سے مالی سال 24ء کے دوران گندم خریدنے والی ایجنسیوں کی نقد پوزیشن میں بہتری، قرضوں کی بلند لاگت اور گندم کی خریداری میں کمی کا اشارہ ملتا ہے۔

شکل 3.16: شبینہ شرحوں کا پالیسی شرح سے انحراف

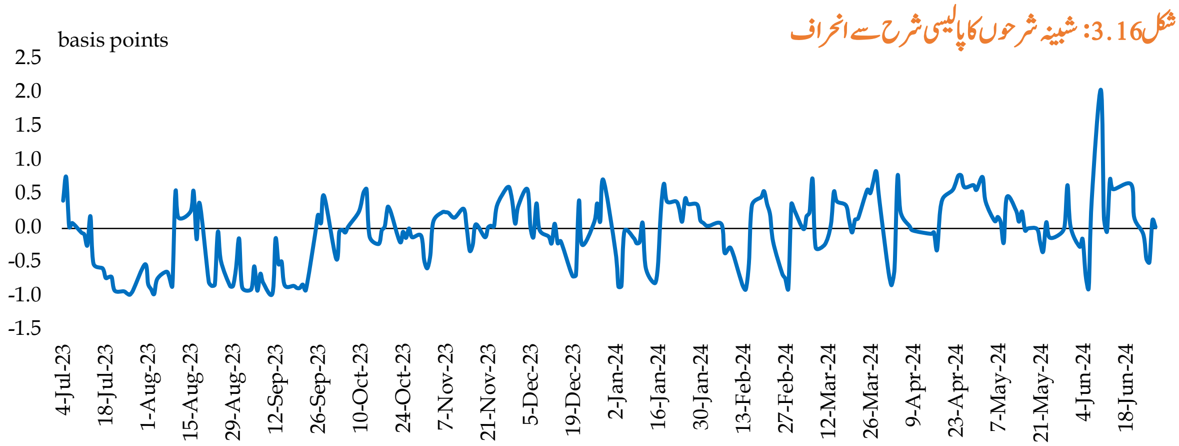

Source: State Bank of Pakistan

گذشتہ چار برسوں سے صوبائی حکومتیں وفاق کی جانب سے زرِ اعانت کی عدم ادائیگی کی وجہ سے اپنے واجب الادا قرض واپس کرنے کے قابل نہیں رہیں۔ اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے حکومت نے صوبائی فوڈ پار ٹمنٹس کو واجب الادا زرِ اعانت کی جزوی ادائیگی کی جس کی بدولت وہ مالی سال 24ء کے دوران اجناسی قرضوں کا کچھ حصہ واپس کرنے کے قابل ہو گئے۔[8]

حکومتی قرض گیری

مطلق طور پر زیادہ مالیاتی خسارہ، غیر بینک مالکاری میں نمایاں کمی اور اسٹیٹ بینک کو قرضوں کی واپسی نے مالی سال 24ء میں جدولی بینکوں سے حکومتی قرضوں میں اضافے میں کردار ادا کیا۔ مالی سال 24ء کے دوران کمرشل بینکوں سے خالص میزانی قرض گیری میں 8.2 ٹریلین روپے کا اضافہ ہوا جبکہ مالی سال 23ء میں 3.6 ٹریلین روپے کا اضافہ ہوا تھا۔ حکومت نے مالی سال 24ء میں بھی رواں شرح پی آئی بیز (پی ایف ایلز) کے ذریعے اپنی مالی ضروریات کا بڑا حصہ پورا کیا(**جدول 3.3**)۔ اجرائے ثانی اور شرح سود کے خطرے پر قابو پانے کے لیے، حکومت نے نیلامی کے بلند اہداف پی ایف ایلز اور پھر معینہ شرح پی آئی بیز کے لیے مختص کیے۔ اسی طرح ٹی بلز کے لیے حکومت نے 6 ماہ اور 12 ماہ کے وثیقہ جات میں بلند اہداف مختص کیے جبکہ سہ ماہی بلز کے لیے اہداف عرصیت سے کم مقرر کیے گئے تھے۔

شکل 3.17: سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں کو قرض

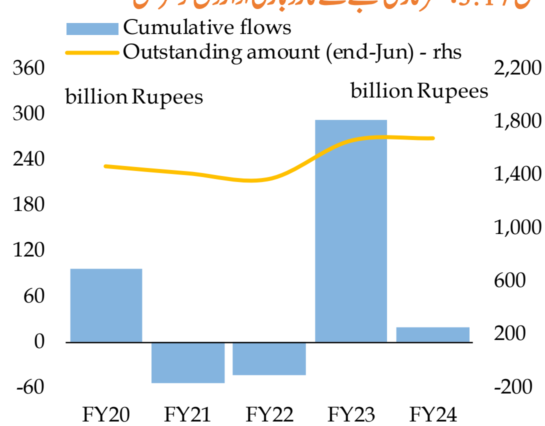

Source: State Bank of Pakistan

مائل بہ زوال ہونے کے باوجود سال کے آغاز میں مہنگائی کئی دہائیوں کی بلند ترین سطح کے قریب منڈلا رہی تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ کمرشل بینکوں سے حکومتی قرض گیری میں مسلسل اضافے کی وجہ سے مالی سال 24ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران قاطع شرح سود میں اضافہ ہوا۔ مارکیٹ میں اس عرصے کے دوران سہ ماہی ٹی بلز اور پی ایف ایلز کی طلب میں اضافہ ہوا۔ تاہم اجرائے ثانی کے خطرے کو کم کرنے کے مقصد سے حکومت نے پہلی سہ ماہی کے دوران اپنی مالی ضروریات کا زیادہ تر حصہ پی ایف ایلز کے ذریعے حاصل کیا۔

[8] ماخذ: پنجاب ڈیٹ بلیٹن، 30 ستمبر 2023ء، حکومت پنجاب

شکل3.18: نجی شعبے کو قرض

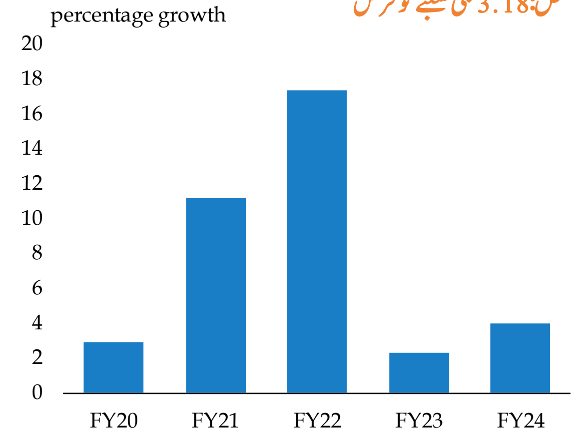

Source: State Bank of Pakistan

مارکیٹ نے مالی سال 24ء کی دوسری ششماہی سے مہنگائی میں کمی کا آغاز ہونے کے امکان کو مدنظر رکھتے ہوئے پالیسی ریٹ میں کمی کی توقع کے ساتھ قیمت بندی بھی شروع کر دی جو مالی سال 24ء کی دوسری سہ ماہی کے بعد سے ثانوی مارکیٹ کے منافع میں کمی اور نیلامی قاطع شرح سود کی صورت میں نظر آتا ہے، ماسوائے تیسری سہ ماہی کے جب اس میں اضافہ دیکھا گیا۔ گیس کی قیمتوں میں اضافے کی وجہ سے تیسری سہ ماہی کے دوران مہنگائی میں توقع سے کم اعتدال اور اسٹیٹ بینک کی جانب سے نظر ثانی کے بعد مہنگائی میں اضافے کی پیش گوئی نے مختصر عرصے کے لیے قاطع شرح سود پر دباؤ بڑھایا۔

مالی سال 24ء کی آخری ششماہی میں ثانوی مارکیٹ کے منافع اور قاطع شرحوں میں کمی کے علاوہ سہ ماہی کے ٹی بلز کی پیشکشوں میں بھی کمی واقع ہوئی، جو قلیل مدتی وثیقہ جات میں مارکیٹ کی کم ہوتی دلچسپی کی عکاسی کرتی ہے **(شکل 3.11)**۔ مارکیٹ نے مالی سال 24ء کی دوسری ششماہی میں 6 ماہ اور 12 ماہ کے ٹی بلز کی پیشکشوں میں اضافہ کیا، خاص طور پر جب جون 2024ء میں زری پالیسی کمیٹی کے اجلاس کا وقت قریب آیا اور فیصلہ شرح سود میں کمی کے مارکیٹ کی توقعات کے مطابق تھا۔ مارکیٹ کی گہری دلچسپی اور بڑھتے ہوئے خسارے کو پورا کرنے کی مالی ضروریات کے پیش نظر حکومت نے 6 ماہ کے ٹی بلز کی مد میں بھاری رقم جمع کی، اس کے بعد مالی سال 24ء کے دوران عرصیت کا خالص کی بنیاد پر 12 ماہ کے بلز جاری کیے جبکہ سہ ماہی ٹی بلز میں رقوم واپس کیں۔

شکل3.19 : قرضوں کا سہ ماہی بہاؤ

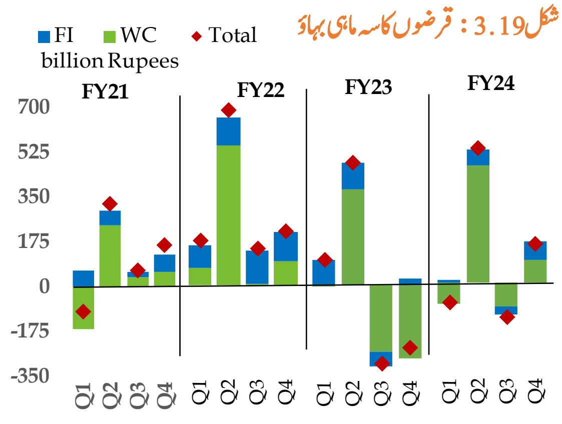

Note: FI: Fixed Investment; WC: Working Capital

Source: State Bank of Pakistan

طویل مدتی تمسکات سال بھر مارکیٹ کو اپنی طرف متوجہ کرتے رہے۔ خاص طور پر، مالی سال 24ء کی آخری ششماہی میں نیم سالانہ 5 سالہ کوپن کی طلب میں کئی گنا اضافہ ہوا۔ مجموعی طور پر، نیم سالانہ 5 سالہ بانڈز کے لیے پیشکش تا ہدف کا تناسب بڑھ کر 6.3 ہو گیا جو مالی سال 24ء کے دوران ٹی بلز کے مقابلے میں دوگنا ہے **(شکل 3.12)**۔ نتیجتاً، حکومت نے بنیادی طور پر ان طویل مدتی تمسکات کے ذریعے اپنی مالی ضروریات کو پورا کیا۔ معینہ شرح پی آئی بیز کے معاملے میں مارکیٹ کی پیشکشیں ہدف سے تقریباً دوگنا زیادہ تھیں۔ تاہم قرض کی زیادہ لاگت کے پیش نظر حکومت نے صرف 38.9 فیصد پیشکشیں ہی قبول کیں۔

مہنگائی میں کمی کی توقعات، بیرونی مالکاری کے بہاؤ کی دستیابی اور معاشی منظر نامہ مستحکم ہونے کے تناظر میں ثانوی مارکیٹ کی خطِ یافت زوال پذیر ہو گئی۔ اس سے ثانوی مارکیٹ کی خطِ یافت اور پالیسی ریٹ کے درمیان خلیج میں کمی کی عکاسی ہوتی ہے۔ تاہم، قلیل مدتی وثیقہ جات کی خط یافت کو طویل مدتی تمسکات کی خط یافت مقابلے میں تیز گراوٹ کا سامنا کرنا پڑا **(شکل 3.13)**۔

بین البینک سیالیت

مالی سال 24ء کے دوران انٹربینک مارکیٹ میں سیالیت کی صورتحال تناؤ کا شکار رہی۔ ایسا اسٹیٹ بینک کے خالص بیرونی اثاثوں میں بہتری، ڈپازٹس میں مستحکم نمو اور زیرِ گردش کرنسی میں جمود، اجناسی مالکاری میں قرضوں کی خالص واپسی کے ساتھ مالی سال 2023ء کے مقابلے سرکاری اداروں کو قرضوں کے اجرا میں

جدول 3.4: نجی شعبے کے بڑے کاروباری اداروں کو قرضے

بہاؤ؛ ارب روپے میں

تعمیراتی مالکاری**		معینہ سرمایہ کاری		جاری سرمایہ*		مجموعہ		
مالی سال24ء	مالی سال23ء	مالی سال24ء	مالی سال23ء	مالی سال24ء	مالی سال23ء	مالی سال24ء	مالی سال23ء	
-24.4	2.3	119.3	173.8	363.6	-145.0	458.6	31.1	**نجی شعبے کے کاروباری ادارے**
-5.3	0.6	-33.4	128.8	336.6	-39.9	298.0	89.4	اشیا سازی
0.8	-1.0	-10.5	40.3	46.5	55.9	36.8	95.1	ٹیکسٹائل
-0.9	-0.1	-16.7	27.0	-22.1	9.9	-39.8	36.5	سیمنٹ، چونا اور پلاسٹر
0.0	0.0	-0.3	1.9	-21.0	45.4	-21.2	47.2	ریفائنڈ پیٹرولیم
0.0	0.0	10.0	19.7	20.5	-15.9	30.5	3.9	کاغذ اور کاغذ کی مصنوعات
0.0	-1.0	-5.9	2.3	39.6	-37.6	33.5	-35.5	بنیادی لوہا اور اسٹیل
0.0	-1.0	-3.3	1.2	2.4	-13.0	-0.9	-12.8	موٹر گاڑیاں
-0.3	-0.3	3.6	1.9	1.3	15.7	4.5	17.3	بنیادی فارما مصنوعات
0.0	0.0	-10.4	-2.3	6.0	-6.1	-4.4	-8.4	کھاد
-0.3	0.0	-0.5	1.1	1.0	0.8	0.2	1.9	نباتی اور جانوروں کا تیل اور چربی
-0.1	0.0	0.4	-1.4	2.9	4.7	3.2	3.3	رائس پروسیسنگ
-0.1	0.3	-7.5	-11.4	138.6	-1.2	131.0	-12.3	چینی
0.0	0.0	63.0	48.3	3.5	14.9	66.6	63.2	ٹیلی مواصلات
-4.2	-8.5	-1.3	1.0	8.1	9.4	2.6	1.9	تعمیرات
-0.2	-0.1	74.5	24.2	-17.8	-6.2	56.5	17.9	زراعت، جنگلات اور ماہی گیری
0.0	0.0	-1.1	-2.5	11.8	16.9	10.8	14.4	کان کنی اور کوہ کنی
0.0	-1.0	3.5	-2.3	1.1	0.7	1.5	-0.8	رئیل اسٹیٹ کی سرگرمیاں
-0.3	-0.1	3.5	-6.1	1.6	-2.3	4.8	-8.4	نقل و حمل اور ذخیرہ کاری
-0.2	0.0	-33.2	-5.8	-22.6	-41.8	-56.0	-47.6	بجلی کی پیداوار، ترسیل اور تقسیم
-1.4	12.8	27.5	-11.1	62.1	-81.4	88.1	-79.8	تھوک اور خردہ تجارت

* تجارتی مالکاری بھی شامل ہے

** آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 28 برائے 2020ء کے مطابق نجی شعبے کے کاروبار میں بین الشعبہ ایڈجسٹمنٹ کی وجہ سے جون 2020ء سے کریڈٹ / قرضوں کے اعداد و شمار پر نظر ثانی کی گئی ہے۔

ماخذ: اسٹیٹ بینک آف پاکستان

سست اضافے کے باوجود ہوا۔ ان معتدل عوامل کے باوجود، کمرشل بینکوں سے حکومت کی میزانی قرض گیری کی ضروریات میں اضافے اور نجی شعبے کے قرضوں میں معتدل اضافے نے انٹر بینک مارکیٹ میں سیالیت کے دباؤ کو برقرار رکھا (**شکل 3.14**)۔ شبینہ شرح کو پالیسی ریٹ سے ہم آہنگ رکھنے کے مقصد کے پیشِ نظر اسٹیٹ بینک کو بازارِ زر کے سودوں (او ایم اوز) کے ذریعے انٹر بینک مارکیٹ میں کافی زیادہ رقم کا ادخال کرنا پڑا۔ نتیجتاً او ایم او کا اوسط بقایا اسٹاک مالی سال24ء میں تقریباً 62 فیصد اضافے کے ساتھ 9.4 ٹریلین روپے تک پہنچ گیا جو مالی سال23ء میں 5.8 ٹریلین روپے تھا (**شکل 3.15**)۔

مالی سال24ء کی پہلی سہ ماہی میں، اسٹیٹ بینک نے طویل مدتی او ایم اوز کا نفاذ کیا، اس نے ڈپازٹ کے تیز بہاؤ کے ساتھ نظام میں کافی سیالیت پیدا کی اور اس طرح شبینہ شرح کو پالیسی ریٹ سے نیچے دھکیل دیا گیا (**شکل 3.16**)۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ گذشتہ سال کے اسی عرصے کی نسبت مالی سال24ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران اسٹیٹ بینک کی قرض فراہمی کی نچلی سطح کی سہولت سے زیادہ فائدہ اٹھایا گیا۔[9]

تاہم، مالی سال 24ء کی بقیہ سہ ماہیوں میں، زری نرمی کی توقعات نے مارکیٹ کی ترجیحات کو مختصر مدت کے او ایم اوز کی طرف راغب کیا، کیونکہ اس نے مستقبل میں شرح سود میں کمی کی صورت میں سب سے کم موقع لاگت کی پیشکش کی۔

[9] مارکیٹ نے مالی سال24ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران اسٹیٹ بینک کی ریپو سہولت کو 425 بار بروئے کار لاتے ہوئے 24.3 ٹریلین روپے محفوظ سرمایہ کاری کے لیے مختص کیے جبکہ مالی سال23ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 102 مواقع پر سہولت کو بروئے کار لاتے ہوئے 4.4 ٹریلین روپے استعمال کیے گئے۔

جدول3.5: پیداواری لاگت کے اہم اجزاء

نمو فیصد میں

	مالی سال23ء	مالی سال24ء
مارک ٹو مارکیٹ اوسط شرح مبادلہ (پاکستانی روپے / امریکی ڈالر)	-28.2	-12.4
مارک اپ شرح (ایک سالہ اوسط کائبور)	18.6	21.9
تھوک اشاریہ قیمت	32.8	20.2
فرنس آئل	14.3	22.9
ایل این جی	7.7	61.1
بجلی کی توانائی	39.9	40.0
اسٹیل کی مصنوعات	23.3	41.4
پلاسٹک کی مصنوعات	15.7	33.2
پیداواری استعداد کا استعمال (٪)	63.8	64.8

* مالی سال24ء کی پہلی سہ ماہی میں شرح مبادلہ میں تقریباً 15 فیصد کمی واقع ہوئی لیکن ایکسچینج کمپنیوں میں اصلاحات اور حکومت کی جانب سے کیے گئے انتظامی اقدامات کے بعد مالی سال24ء کی دوسری سہ ماہی میں اس میں اضافہ ہوا۔

ماخذات: اسٹیٹ بینک، پی بی ایس، آئی ایم ایف

اسٹیٹ بینک نے مختصر مدت کے او ایم اوز کے ذریعے بین البینک سیالیت کا انتظام کیا، جس نے شبینہ شرح کو پالیسی ریٹ کے قریب کرنے میں کردار ادا کیا۔ مجموعی طور پر 7 روزہ او ایم اوز کا حصہ مالی سال 23ء کے 10.7 فیصد کے مقابلے میں مالی سال 24ء میں بڑھ کر 59.8 فیصد ہو گیا جبکہ 28 روزہ او ایم اوز مالی سال 24ء میں کیے گئے مجموعی او ایم اوز کا 34.9 فیصد تھے۔

آخری سہ ماہی میں کمرشل بینکوں سے حکومتی قرض گیری میں تیزی سے اضافے، نجی شعبے کے قرضوں میں کسی حد تک بحالی، اجناسی مالکاری کے لیے قرضوں میں اضافے اور زیرِ گردش کرنسی میں اضافے سے سیالیت کی طلب میں اضافہ ہوا۔ اگرچہ مجموعی ڈپازٹس میں بھی قابل ذکر اضافہ دیکھا گیا، جیسا کہ شبینہ شرح اور پالیسی ریٹ کے درمیان بڑھتے ہوئے خلیج سے ظاہر ہوتا ہے، لیکن یہ مارکیٹ کی مجموعی سیالیت کی ضروریات پوری کرنے کے لیے کافی نہیں تھا **(شکل 3.16)**۔ لہٰذا اسٹیٹ بینک نے ادخالِ سیالیت میں اضافہ کیا جس کے نتیجے میں مالی سال 24ء کی چوتھی سہ ماہی میں او ایم اوز کا اوسط بقایا اسٹاک 10.9 ٹریلین روپے تک پہنچ گیا جو مالی سال 24ء کی تیسری سہ ماہی میں 9.8 ٹریلین روپے تھا۔ تاہم مالی سال 24ء میں او ایم اوز کے اسٹاک میں اضافے کے اثرات اسٹیٹ بینک سے لیے گئے

جدول3.6: تھوک اشاریہ قیمت

نمو فیصد میں

	مالی سال23ء	مالی سال24ء
خوراک		
جانوروں کا گوشت	17.5	22.1
دودھ کی مصنوعات	33.0	37.9
ریفائنڈ چینی	5.1	47.0
چینی کنفیکشنری	8.9	13.9
مسالہ جات	-23.6	67.9
مشروبات	33.2	41.7
برقی آلات اور مشینری		
انجن اور موٹرز	3.8	42.2
فرج، واشنگ و سلائی مشین، پنکھے، استری	21.5	32.0
ریڈیو اور ٹیلی وژن	28.7	36.7
ایندھن		
مائع قدرتی گیس	7.7	61.1
فرنس آئل	14.3	22.9
زرعی مشینری اور کیمیکلز		
آلاتِ کاشت کاری	45.4	56.7
حشرات کش ادویات	8.4	16.6
کیڑے مار دوا	5.9	27.9

* بینک کی اوسط رواں شرح مبادلہ

ماخذات: اسٹیٹ بینک، ایم او ایف، پی بی ایس، پاما، ورلڈ بینک

حکومتی قرضوں کی خالص واپسی اور اسٹیٹ بینک نومالکاری اسکیموں کے اسٹاک میں کمی کی وجہ سے جزوی طور پر زائل ہو گیا۔ نتیجتاً، مالی سال 24ء میں زرِ بنیاد میں نمو نمایاں طور پر کم رہی۔[10]

مالی سال 24ء کے دوران اسلامی بینکاری اداروں کی سیالیت کی ضروریات میں بھی اضافہ ہوا۔ مالی سال 24ء میں مجموعی طور پر 7.4 ٹریلین روپے کا ادخال کیا گیا جبکہ مالی سال 23ء میں یہ رقم 4.1 ٹریلین روپے تھی۔ مالی سال 24ء میں اوسط رقم فی ادخال بڑھ کر 102.5 ارب روپے ہو گئی جو مالی سال 23ء میں 58.6 ارب روپے تھی۔

[10] مالی سال 24ء میں اسٹیٹ بینک کے زیادہ منافع نے دیگر اشیاء (خالص) کے ذریعے زرِ بنیاد پر اختصاری اثر ڈالا۔

شکل 3.20: نجی شعبے کے کاروباری اداروں کی سرمایہ جاتی قرضوں کی طلب

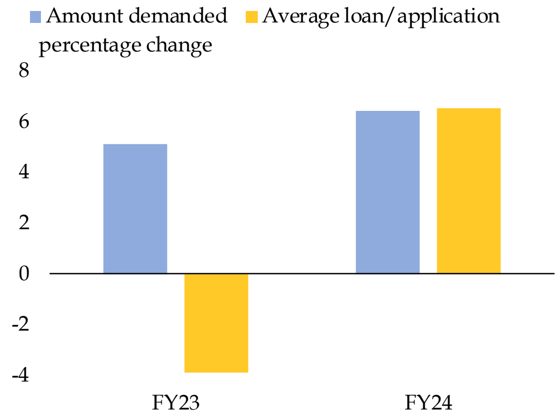

Source: State Bank of Pakistan

سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں کو قرض

گذشتہ سال 293.7 ارب روپے کے بھاری اضافے کے بعد مالی سال 24ء میں سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں (پی ایس ایز) کی جانب سے قرضوں کا حصول کم ہو کر صرف 18.5 ارب روپے رہ گیا (**شکل 3.17**)۔ پاکستان اسٹیٹ آئل (پی ایس او) اور ایک آئل ریفائنری کی جانب سے قرضوں کی نمایاں واپسی بنیادی طور پر پی ایس ایز کو قرضوں کے اجرا میں سست روی کی وضاحت کرتی ہے۔

شکل 3.22: پاکستان میں موبائل فونز کی تیاری / اسمبلنگ

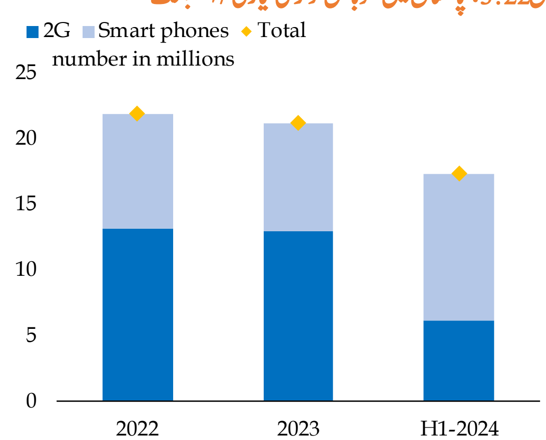

Source: Pakistan Telecommunication Authority

شکل 3.21: استعداد کا استعمال اور معینہ سرمایہ کاری قرضے-اشیاسازی

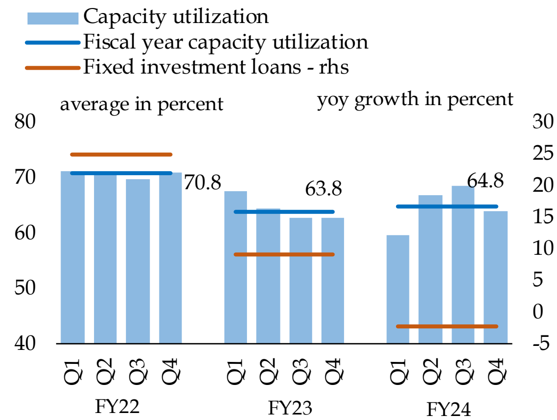

Source: State Bank of Pakistan

پی ایس او نے مالی سال 24ء کے دوران اپنے واجب الادا قرضوں کا ایک حصہ بینکوں کو واپس کر دیا۔ اس کی تشہیری اور ترسیلی نظام میں توسیع نے کمپنی کی فروخت کو تقویت دی جس نے بینک قرضوں پر اس کا انحصار کم کر دیا[11،12]۔ یہ مالی سال 23ء کے برعکس تھا، جب سوئی ناردرن گیس پائپ لائن لمیٹڈ (ایس این جی پی ایل) سے واجب الوصول بقایاجات میں اضافہ ہوا اور اس کے ساتھ سیلاب کی وجہ سے فروخت میں کمی کے سبب ہونے والے خالص نقصانات نے کمپنی کے مجموعی قرضوں کے حجم میں اضافہ کر دیا تھا۔

اسی طرح فرنس آئل کی برآمد اور استعداد کو بروئے کار لانے میں اضافے سے بڑی ریفائنریز میں سے ایک کی نقدی کی آمد و رفت کی صورتحال بہتر ہوئی جس سے بینک قرضوں پر اس کا انحصار کم ہوا[13]۔ دوسری جانب گیس کی تقسیم کار کمپنیوں سوئی ناردرن گیس پائپ لائنز لمیٹڈ (ایس این جی پی ایل) اور سوئی سدرن گیس کمپنی لمیٹڈ (ایس ایس جی سی) کے بینک قرضوں میں گذشتہ سال کے مقابلے میں نمایاں اضافہ دیکھا گیا[14]۔ حکومت پر واجب الادا بھاری رقوم کی عدم ادائیگی کے ہمراہ زرِ اعانت کی ادائیگی اور ٹیرف ایڈجسٹمنٹ میں تاخیر نے ان کمپنیوں کی نقد

11 ماخذ: پی ایس او کی تیسری سہ ماہی کی مالی رپورٹ، مارچ 2024ء۔

12 پی ایس او کی تیسری سہ ماہی کی مالی رپورٹ 2024ء کے مطابق اس نے اپنے کاروبار کو مزید وسعت دیتے ہوئے 37 نئے خردہ آؤٹ لیٹس قائم کیے جس سے ملک بھر میں اس کے پمپوں کی تعداد 3,555 تک پہنچ گئی۔

13 ملک نے مالی سال 24ء میں جولائی سے فروری کے دوران 630174 میٹرک ٹن فرنس آئل برآمد کیا جبکہ گذشتہ سال کے اسی عرصے کے دوران یہ مقدار 20,600 میٹرک ٹن تھی۔

14 مالی سال 23ء میں ایس این جی پی ایل اور ایس ایس جی سی ایل کے قرضوں میں بالترتیب 76 ارب اور 16 ارب روپے کا اضافہ دیکھا گیا جس کے بعد مالی سال 24ء میں ان کمپنیوں کے قرضے بالترتیب 29 ارب اور 18 ارب روپے بڑھے۔

جدول 3.7: صارفی مالکاری

بہاؤ ارب روپے میں

	مالی سال 22ء	مالی سال 22ء	مالی سال 22ء
مجموعی صارفی مالکاری	**192.2**	**-40.4**	**-57.4**
کریڈٹ کارڈز	17.7	21.0	28.5
مکان کی تعمیر	97.1	11.6	-8.7
ذاتی قرضے	16.4	1.2	-14.0
پائیدار صارفی اشیا	1.2	0.0	0.1
گاڑیوں کے قرضے	59.7	-74.1	-63.2

ماخذ: اسٹیٹ بینک آف پاکستان

کے بہاؤ کی پوزیشن کو کمزور کیا اور واجبات کی ادائیگی کی غرض سے تجارتی قرضوں پر ان کے انحصار میں اضافہ ہو گیا۔

3.4 نجی شعبے کے قرضے

مالی سال 23ء کے 2.3 فیصد کے مقابلے میں مالی سال 24ء میں نجی شعبے کے قرضوں (پی ایس سی) میں 4.0 فیصد اضافہ ہوا (**شکل 3.18**)۔ پہلی سہ ماہی کے دوران پست رہنے کے بعد، دوسری سہ ماہی سے قرضوں کی طلب میں اضافہ ہوا۔ کچھ صنعتوں میں پیداواری لاگت کے مسلسل دباؤ کے ساتھ معاشی سرگرمیوں میں معتدل توسیع بنیادی طور پر نجی شعبے کے قرضوں میں اضافے کی وضاحت کرتی ہے۔

اس کے باوجود، مالی سال 24ء میں قرضوں کی طلب میں کمی کے پیچھے زری سختی کے ساتھ ساتھ مقامی ذرائع سے بڑے پیمانے پر مالی ضروریات اہم عوامل رہے۔[15] مزید برآں، کمرشل بینکوں نے حکومت کی قرضوں کی ضروریات میں نمایاں اضافے کی وجہ سے حکومتی تمسکات میں خطرے سے پاک سرمایہ کاری کو زیادہ ترجیح دی کیوں کہ اس میں منافع کی شرح زیادہ تھی۔[16] اس کا مظاہرہ نیلامی کے اہداف اور عرصیت کے مقابلے میں واضح طور پر بلند بولیوں سے ہوا۔[17]

شکل 3.23: مکاناتی مالکاری اور تعمیراتی لاگت

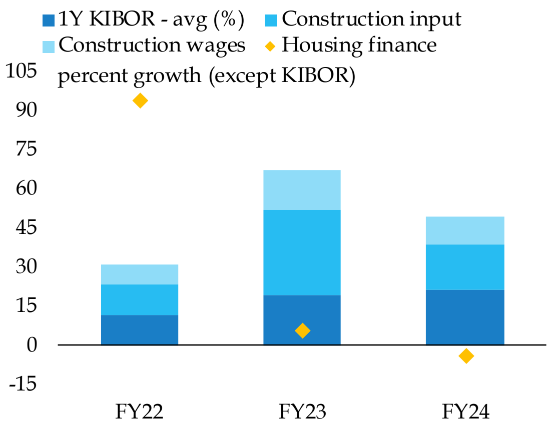

Sources: Pakistan Bureau of Statistics and State Bank of Pakistan

تفصیلی اعداد و شمار یہ ظاہر کرتے ہیں کہ کاروباری اداروں نے دوسری سہ ماہی کے بعد سے اپنی جاری سرمائے کی ضروریات میں اضافہ کیا، جبکہ معینہ سرمایہ کاری کے لیے قرضے مالی سال 24ء کے دوران پست رہے (**شکل 3.19**)۔ بہت سی صنعتوں میں پیداواری صلاحیت کے کم استعمال، بلند شرح سود کے ماحول اور مسلسل معاشی اور سیاسی غیر یقینی صورتحال نے معینہ سرمایہ کاری قرضوں کے لیے فرموں کی رغبت کو متاثر کیا (**جدول 3.4**)۔

دوسری جانب اسٹیٹ بینک کی رعایتی مالکاری اسکیموں، برآمدی مالکاری اسکیم (ای ایف ایس) اور طویل مدتی مالکاری سہولت (ایل ٹی ایف ایف) کو بتدریج ختم کرنے سے بھی ممکنہ طور پر کچھ کمپنیاں جاری سرمائے کے لیے روایتی مالکاری کی طرف راغب ہوئیں۔[18] اس کے نتیجے میں مالی سال 24ء میں ای ایف ایس اور ایل ٹی ایف ایف کے تحت غیر ادا شدہ قرضوں کے اسٹاک میں 11.3 فیصد کمی واقع ہوئی۔

---

15 مالی سال 24ء میں پالیسی ریٹ میں جون 2024ء تک کوئی تبدیلی نہیں آئی جب زری پالیسی کمیٹی کے اجلاس میں 150 بی پی ایس کی کمی کی گئی۔

16 حکومت نے مالی سال 24ء میں جدولی بینکوں سے 3.5 ٹریلین روپے (نقد بنیادوں پر) کی تخمینہ شدہ مالکاری سے تقریباً دو گنا زیادہ رقم حاصل کی، جو مالی سال 23ء میں جدولی بینکوں سے لیے گئے قرض کے مقابلے میں 48.0 فیصد زیادہ ہے۔

17 ٹی بلز کے لیے بینکوں کی پیشکش تا عرصیت کا تناسب دو گنا سے زیادہ تھا، جبکہ دونوں رواں معینہ شرح پی آئی بیز کی میعاد سے بالترتیب 4 گنا اور 8 گنا زیادہ تھا۔

18 آئی ایم ایف کی ایک شرط کے تحت، اسٹیٹ بینک دو بڑی نو مالکاری اسکیموں (ای ایف ایس اور ایل ٹی ایف ایف) میں پانچ سالہ عبوری عرصے کے دوران اپنی عملی مداخلت ختم کرے گا جو جولائی 2023ء میں شروع ہو چکا ہے۔

شکل 3.24: کریڈٹ کارڈ کے ذریعے لین دین

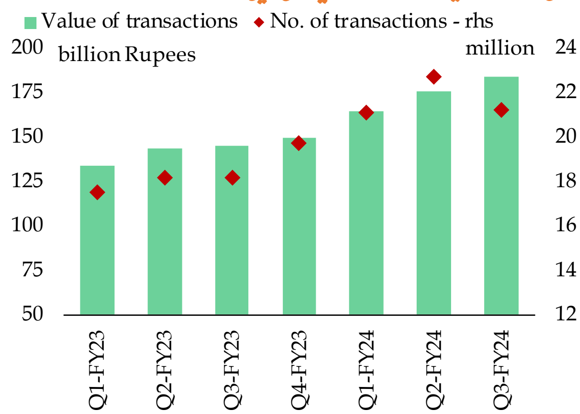

Source: State Bank of Pakistan

شکل 3.25: بلند تعداد ظہاریوں میں رجحانات (12 ایم ایم اے)

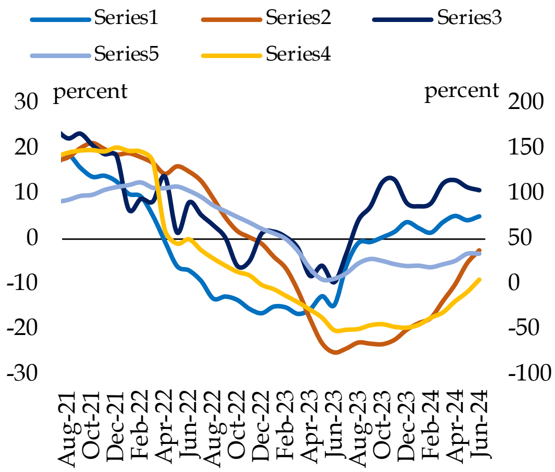

Sources: APCMA, OCAC, NFDC, PAMA, &

پیداواری لاگت بڑھنے کی وجہ سے بعض صنعتوں میں قرض کی طلب میں اضافہ ہوا

نجی شعبے کے کاروباری اداروں کو قرض کی فراہمی میں نمایاں اضافہ بڑی حد تک ان صنعتوں کی وجہ سے ہوا جو پیداواری لاگت میں اضافے کے ساتھ ساتھ بڑھتے ہوئے متفرق اخراجات سے نبرد آزما تھیں **(جدول 3.5)**۔ خاص طور پر مالی سال 24ء کے دوران جاری سرمائے کے قرضوں میں ہونے والے مجموعی اضافے میں چینی کی صنعت کا حصہ تقریباً 38.1 فیصد رہا۔ گذشتہ سال کے مقابلے میں مالی سال 24ء میں گنے کی پیداوار میں معمولی کمی[19] کے باوجود گنے کی کم از کم امدادی

شکل 3.26: صارف اشاریہ قیمت مہنگائی کے اجزائے ترکیبی

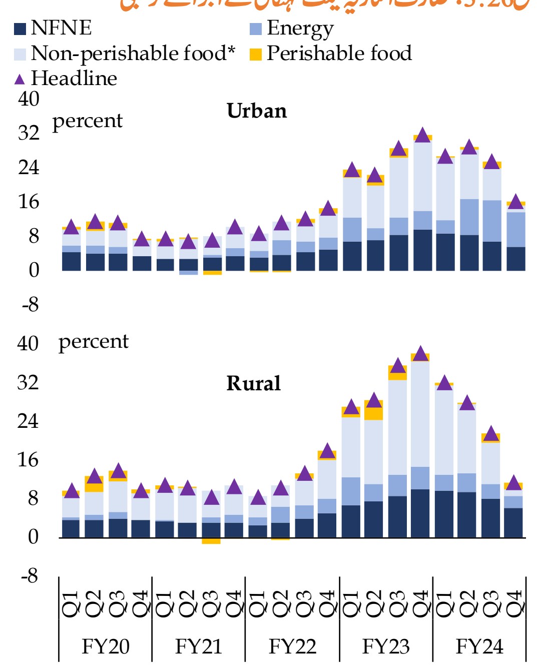

*inclusive of alcohol beverages and readymade food

Sources: Pakistan Bureau of Statistics; SBP staff calculations

شکل 3.27: گندم کی قیمتوں میں رجحانات

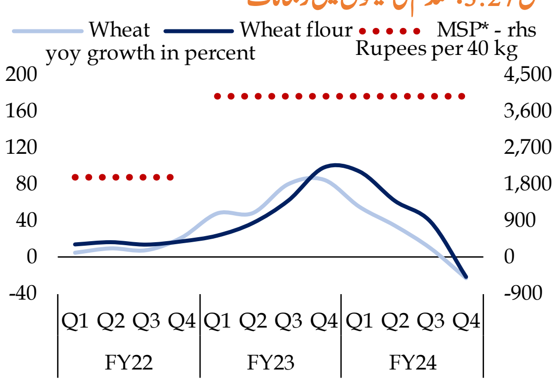

*Minimum Support Price of Sindh was Rs 4,000 per 40 kg in FY23 & FY24

Source: Pakistan Bureau of Statistics

[19] گنے کی پیداوار میں 0.4 فیصد کمی ریکارڈ کی گئی، گذشتہ برس اس میں 0.8 فیصد کمی ہوئی تھی۔

جدول3.8:اوسط صارف اشاریہ قیمت مہنگائی اور حصہ

فیصد

اشیا	وزن*	اوسط مہنگائی						حصہ		
		پہلی ششماہی م س23ء	دوسری ششماہی م س23ء	م س23ء	پہلی ششماہی م س24ء	دوسری ششماہی م س24ء	م س24ء	پہلی ششماہی م س24ء	دوسری ششماہی م س24ء	م س24ء
قومی صارف اشاریہ قیمت	**100**	**25.0**	**33.0**	**29.2**	**28.8**	**18.7**	**23.4**	**28.8**	**18.7**	**23.4**
شہری										
صارف اشاریہ قیمت	**100.0**	**23.1**	**30.4**	**26.8**	**28.0**	**20.7**	**24.1**	**28.0**	**20.7**	**24.1**
غذا	**36.8**	**30.7**	**44.0**	**37.6**	**33.2**	**12.9**	**22.1**	**13.5**	**5.5**	**9.2**
تلف پذیر	4.4	48.3	36.0	41.9	7.5	25.0	16.2	0.4	1.1	0.8
غیر تلف پذیر	32.4	28.5	45.0	37.1	37.0	11.5	22.9	13.1	4.4	8.4
این ایف این ای	**53.7**	14.1	18.2	16.2	18.4	13.9	16.1	8.7	6.3	7.5
توانائی	**9.5**	25.1	38.0	38.4	47.9	76.1	62.6	5.8	8.9	7.4
دیہی										
صارف اشاریہ قیمت	**100.0**	27.9	37.0	32.6	30.0	16.5	22.4	30.0	16.5	22.4
غذا	**45.9**	33.6	48.0	41.1	33.7	12.9	21.6	16.8	6.7	11.3
تلف پذیر	5.7	52.0	41.3	46.4	7.7	29.9	17.7	0.5	1.7	1.1
غیر تلف پذیر	40.3	31.3	48.9	40.4	37.8	10.7	22.1	16.3	4.9	10.2
این ایف این ای	**42.6**	17.4	23.5	20.6	25.9	19.3	22.7	3.5	6.9	8.1
توانائی	**11.4**	41.0	37.4	39.1	27.2	23.3	24.9	9.6	2.9	3.1

ماخذ: پاکستان ادارہ شماریات

قیمت (ایم ایس پی) میں نمایاں اضافے سے صنعت کی پیداواری لاگت بڑھی، جس سے اس کی جاری سرمائے کی ضروریات میں بھی اضافہ ہوا۔[20]

اسی طرح ہول سیل تجارتی سیکٹر میں بھی قرضوں کے حصول میں نمایاں اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ بڑے استفادہ کنندگان میں خوراک اور مشروبات، الیکٹرونکس اور مواصلاتی آلات، ٹھوس، مائع اور گیس کے ایندھن، زرعی مشینری اور آلات، کھاد اور زرعی کیمیکل شامل تھے۔ ان ذیلی سیکٹرز کی جانب سے قرضوں کی طلب بڑھنے کی وجہ بھی پیداواری لاگت میں اضافہ تھا (**جدول3.6**)۔

بڑھتی ہوئی پیداواری اور آپریشنل لاگت نے زیادہ توانائی استعمال کرنے والے شعبوں کے لیے قرض کی طلب میں اضافہ کیا

لوہے اور اسٹیل کا شعبہ سال کے آغاز سے ہی مشکلات کا سامنا کر رہا ہے۔ مالی سال 24ء کی پہلی سہ ماہی میں مقامی کرنسی کی قدر میں کمی اور لوہے کی عالمی قیمتوں میں اضافے سے پیداواری لاگت بڑھی جس سے مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران جاری سرمائے کی ضروریات میں اضافہ ہوا۔[21]

گیس اور بجلی کے نرخوں میں بھی نمایاں اضافہ ہوا جس نے مالی سال 24ء کی دوسری ششماہی کے دوران صنعت کے آپریشنل اخراجات میں اضافہ کیا اور اس شعبے کے لیے جاری سرمائے کی طلب مزید بڑھی۔

معاشی سرگرمیوں میں معمولی بحالی اور بہتر زرعی پیداوار نے قرضوں کی نمو میں کردار ادا کیا

کچھ صنعتوں کے لیے بڑھتی ہوئی پیداواری لاگت کے علاوہ، زرعی پیداوار میں اضافہ اور بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی پیداوار میں اضافے نے نجی شعبے کے قرضوں کی طلب میں اضافہ کیا۔[22] مثال کے طور پر، پیداواری سطح میں اضافے

[20] پنجاب اور کے پی کے لیے مالی سال 24ء میں قیمت بڑھا کر 400 روپے فی من کی گئی جو گذشتہ برس 300 روپے فی من تھی، جبکہ سندھ کے لیے قیمت 302 روپے فی من سے بڑھا کر 425 روپے فی من کی گئی (ماخذ: اقتصادی سروے 24-2023ء)۔

[21] ورلڈ بینک کے پِنک شیٹ کے اعداد و شمار کے مطابق مالی سال 24ء کے دوران عالمی سطح پر لوہے کی قیمتوں میں 8.5 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ سال اس میں 20.8 فیصد کمی آئی تھی۔ مالی سال 24ء میں بجلی اور گیس کی تھوک اشاریہ قیمت بالترتیب 40.0 فیصد (مالی سال 23ء میں 39.9 فیصد) اور 61.1 فیصد (مالی سال 23ء میں 7.7 فیصد) اضافہ ہوا۔

[22] بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں مالی سال 23ء کی 9.8 فیصد کمی کے مقابلے میں مالی سال 24ء میں 1.1 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔

زری پالیسی اور مہنگائی

شکل 3.28: گندم کی درآمدات

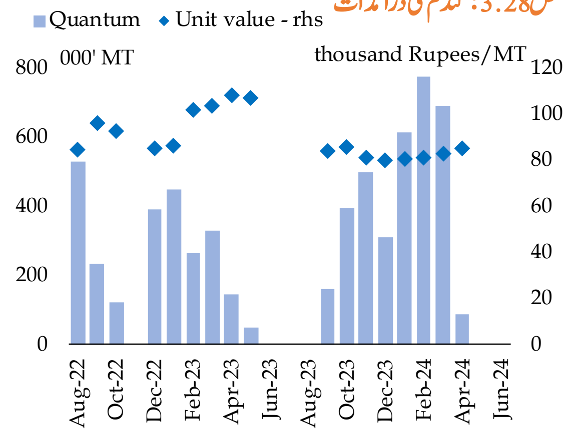

Source: Pakistan Bureau of Statistics

نے چمڑا، کیمیکل، ربڑ اور پلاسٹک جیسی صنعتوں کو بینکاری شعبے سے زیادہ قرضے حاصل کرنے پر مجبور کیا۔ اسی طرح مالی سال 24ء میں بہتر زرعی پیداوار (گندم، کپاس اور چاول) نے بھی اناج کی پسائی اور دیگر منسلکہ صنعتوں کی قرضوں کی ضروریات میں اضافہ کیا۔

مالی سال 24ء میں جن صنعتوں کے جاری سرمائے میں اضافہ ریکارڈ کیا گیا ان کی تعداد مالی سال 23ء کے مقابلے میں تقریباً دوگنی رہی۔ مزید برآں، مالی سال 24ء کے دوران جاری سرمائے کے لیے طلب کی جانے والی کل رقم اور فی درخواست قرض کی طلب میں بھی اضافہ ہوا **(شکل 3.20)**۔

سخت اقتصادی پالیسیوں اور معاشی و سیاسی غیر یقینی صورتحال نے معینہ سرمایہ کاری قرضوں کو متاثر کیا

معینہ سرمایہ کاری قرضوں میں مسلسل دوسرے سال کمی واقع ہوئی اور مالی سال 24ء میں اس میں 4.6 فیصد نمو ہوئی جو گذشتہ سال 7.1 فیصد تھی۔ مالی سال 24ء کے دوران معینہ سرمایہ کاری قرضوں میں سست روی کے پیچھے سخت پالیسی ماحول، سیاسی اور معاشی غیر یقینی صورتحال اور پیداواری شعبے میں صلاحیت کو بروئے کار لانے میں سست روی کے مشترکہ اثرات اہم عوامل تھے۔ خاص طور پر، پیداواری شعبے کی کل صلاحیت کا ایک تہائی مالی سال 24ء میں بھی استعمال نہیں

شکل 3.29: تازہ دودھ اور فیڈ کے خام مال میں قیمتوں کے رجحانات

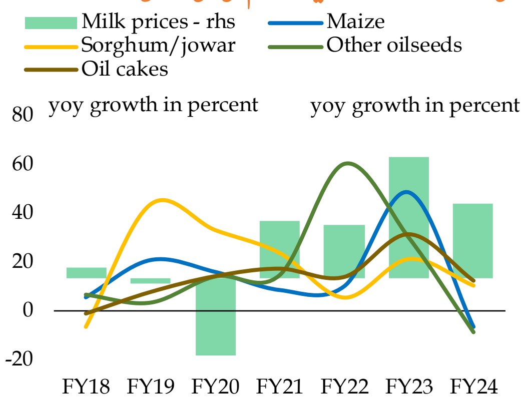

*Wholesale prices of feed inputs

Source: Pakistan Bureau of Statistics

ہوا، جس نے صلاحیت میں مزید اضافے کے لیے فرموں کی تحریک کو نقصان پہنچایا **(شکل 3.21)**۔

تاہم، مالی سال 24ء میں زراعت، جنگلات اور مواصلات کے شعبوں نے معینہ سرمایہ کاری قرضوں سے استفادہ جاری رکھا۔ مواصلات وہ واحد شعبہ تھا جس میں مسلسل پانچویں سال معینہ سرمایہ کاری میں اضافہ دیکھا گیا۔ اس شعبے میں وائرڈ اور وائرلیس مواصلات دونوں میں توسیع دیکھی گئی، جس میں بنیادی ڈھانچے کے ساتھ ساتھ موبائل فون کی مینوفیکچرنگ بھی شامل ہے۔ صارفین کی تعداد بڑھ کر 194.6 ملین ہوگئی، جس سے ٹیلی کثافت 80.7 فیصد تک پہنچ گئی، جبکہ موبائل مینوفیکچرنگ سال 2024ء کی پہلی ششماہی میں پہلے ہی سال 2023ء میں ہونے والی پیداوار کے تقریباً 85 فیصد تک پہنچ چکی ہے **(شکل 3.22)**۔[23]

صارفی مالکاری میں مسلسل دوسرے سال تنزلی دیکھی گئی

صارفی قرضوں میں کمی کا رجحان جاری رہا اور مالی سال 24ء میں 57.4 ارب روپے کے قرضوں کی خالص واپسی ہوئی، جبکہ مالی سال 23ء میں 40.4 ارب روپے کی واپسی ہوئی تھی **(جدول 3.7)**۔ سخت زری مؤقف کی وجہ سے شرح سود تقریباً پورے مالی سال 24ء کے دوران بلند ترین سطح پر رہی۔ مزید برآں، مہنگائی کی بلند سطح نے پائیدار صارفی اشیا کی طلب میں کمی کا سلسلہ جاری رکھا۔

[23] براڈ بینڈ صارفین کی تعداد بڑھ کر 135.4 ملین ہوگئی جو 56.1 فیصد کی شرح نفوذ کی عکاسی کرتا ہے۔ انفارمیشن اینڈ کمیونی کیشن ٹیکنالوجی (آئی سی ٹی) خدمات کی برآمدات میں مالی سال 24ء میں 24.1 فیصد اضافہ ہوا جبکہ مالی سال 23ء میں 0.8 فیصد کمی واقع ہوئی تھی۔ ماخذ: اقتصادی سروے 2023-24؛ اسٹیٹ بینک آف پاکستان۔

جدول 3.9: مالی سال 24ء کے دوران گیس چارجز میں کئی گنا اضافہ ہوا

روپے فی ایم ایم بی ٹی یو

	جنوری23ء	نومبر23ء	فروری24ء
متغیر چارجز			
تحفظ یافتہ			
$0.25\ hm^3$ تک	121	121	200
$0.5\ hm^3$ تک	150	150	250
$0.6\ hm^3$ تک	200	200	300
$0.9\ hm^3$ تک	250	250	350
غیر تحفظ یافتہ			
$0.25\ hm^3$ تک	200	300	500
$0.6\ hm^3$ تک	300	600	850
$1\ hm^3$ تک	400	1,000	1,250
$1.5\ hm^3$ تک	600	1,200	1,450
$2\ hm^3$ تک	800	1,600	1,900
$3\ hm^3$ تک	1,100	3,000	3,300
$4\ hm^3$ تک	2,000	3,500	3,800
$4\ hm^3$ سے اوپر	3100	4000	4200
معین چارجز			
تحفظ یافتہ کیٹیگری	10	400	400
غیر تحفظ یافتہ کیٹیگری	460	1,000 ($<= 1.5\ hm^3$) 2,000 ($>1.5\ hm^3$)	1,000 ($<= 1.5\ hm^3$) 2,000 ($>1.5\ hm^3$)

ماخذ: اوگرا

اگرچہ کریڈٹ کارڈ کے علاوہ صارفی مالکاری کے تمام شعبوں میں رقوم کی واپسی دیکھی گئی، سب سے زیادہ کمی آٹو لونز میں آئی۔ قرضوں کی بڑھتی ہوئی لاگت کے علاوہ؛ سخت محتاطیہ ضوابط اور گذشتہ دو برسوں میں گاڑیوں کی قیمتوں میں قابل ذکر اضافے نے بلند ماہانہ اقساط کی وجہ سے صارفین کے لیے کار مالکاری کا حصول مشکل بنائے رکھا۔[24] یہ مالی سال 24ء کے دوران کاروں، جیپوں اور وینز کی فروخت میں 20.2 فیصد کی نمایاں کمی سے بھی ظاہر ہوتا ہے، جو صارفین کی طلب میں کمی کی عکاسی کرتا ہے۔

جدول 3.10: بجلی کے نرخوں میں سہ ماہی ردوبدل

روپے فی کلوواٹ گھنٹہ

سہ ماہی ٹیرف ایڈجسٹمنٹ (گھریلو صارفین کے لیے)		
سہ ماہی	**یونٹ**	**بلنگ کا عرصہ**
پہلی سہ ماہی–مالی سال 23ء	1.49 to 3.21	فروری–مارچ 2023ء
دوسری سہ ماہی–مالی سال 23ء	0.5	اپریل–جون 2023ء
تیسری سہ ماہی–مالی سال 23ء	1.25	جولائی–ستمبر 2023ء
چوتھی سہ ماہی–مالی سال 23ء	3.28	اکتوبر 2023–جنوری 2024ء
پہلی سہ ماہی–مالی سال 24ء	1.15	جنوری–مارچ 2024ء
دوسری سہ ماہی–مالی سال 24ء	2.75	اپریل–جون 2024ء
تیسری سہ ماہی–مالی سال 24ء	1.9	جون–24ء

ماخذ: نیپرا

حکومت کی رعایتی مکاناتی مالکاری اسکیم ختم ہونے کے بعد سے گھروں کی تعمیر کے لیے قرضوں کے حصول میں بھی کمی واقع ہوئی ہے۔ زیادہ مارک اپ شرحوں کے علاوہ، بلند تعمیراتی لاگت نے بھی قرض گیروں کی حوصلہ شکنی کی **(شکل 3.23)**۔ صارفی مالکاری کا واحد شعبہ جو گذشتہ دو سالوں سے فروغ پا رہا ہے وہ کریڈٹ کارڈ قرض ہے، جس میں مالی سال 24ء میں 30.4 فیصد اضافہ ہوا۔ صارفین اور تاجروں دونوں کی جانب سے ڈجیٹل ٹیکنالوجیز کو اپنانے میں بڑھتی ہوئی دلچسپی، لین دین کی آسانی اور سہولت کی وجہ سے کریڈٹ کارڈ کے استعمال میں نمایاں اضافہ ہوا۔ یہ کریڈٹ کارڈ کے ذریعے ہونے والی لین دین کی تعداد اور اس کی قدر دونوں میں اضافے سے واضح ہے **(شکل 3.24)**۔

گذشتہ سال کے مقابلے میں مالی سال 24 میں جولائی تا مارچ کے دوران پوائنٹ آف سیل (پی او ایس) مشینوں کی تعداد میں بھی اضافہ ہوا۔[25] نقد رقم رکھنے کے رجحان میں کمی، قیمتوں کی سطح میں اضافہ اور کریڈٹ کارڈ ٹرانزیکشنز پر رعایتوں اور آفرز جیسے عوامل بھی کریڈٹ کارڈ قرضوں میں مجموعی اضافے میں کردار ادا کر رہے ہیں۔

24 متعدد کمپنیوں کی جانب سے مخصوص ماڈل کی کاروں کی قیمت میں کمی کے اعلان کے باوجود مالی سال 24ء میں کاروں کی قیمت مالی سال 22ء کے مقابلے میں 50 فیصد سے زائد بڑھی۔ اسٹیٹ بینک نے صارفی مالکاری (ستمبر 2021ء، مئی 2022ء) کے لیے محتاطیہ ضوابط میں متعدد ترامیم متعارف کرائیں جن کا مقصد فی صارف ممکنہ نقصان کی حد بندی کر کے آٹو قرضوں کو اعتدال میں لانا؛ ڈاؤن پیمنٹ کی شرائط میں اضافہ کرنا اور کار مالکاری کی زیادہ سے زیادہ مدت کو کم کرنا تھا۔

25 اسٹیٹ بینک کے 'نظامِ ادائیگی کا جائزہ برائے تیسری سہ ماہی، مالی سال 24ء' کے مطابق مالی سال 24ء کی تیسری سہ ماہی کے اختتام پر پی او ایس مشینوں کی تعداد بڑھ کر ایک لاکھ 20 ہزار 641 ہوگئی جبکہ مالی سال 23ء کی تیسری سہ ماہی کے اختتام پر یہ تعداد ایک لاکھ 12 ہزار 302 تھی۔

شکل 3.30: تیل کی عالمی اور مقامی قیمتوں کے رجحانات

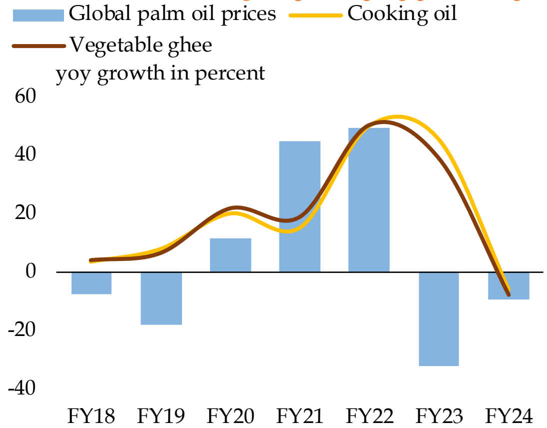

Sources: Pakistan Bureau of Statistics and World Bank

3.5 مہنگائی

مالی سال 24ء میں اوسط قومی صارف اشاریہ قیمت (این سی پی آئی) مہنگائی مالی سال 23ء کی حالیہ بلند ترین سطح 29.2 فیصد سے کم ہو کر 23.4 فیصد پر آ گئی **(جدول 3.8)**۔ مالی سال 24ء کے دوران اوسط قوزی گرانی تقریباً گذشتہ سال کی سطح پر برقرار رہی، جبکہ توانائی کے شعبے میں قیمتوں کی مسلسل ایڈجسٹمنٹ کی وجہ سے مالی سال 24ء میں توانائی کی قیمتیں کئی دہائیوں کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئیں۔ ماہانہ اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ مالی سال 24ء کی دوسری ششماہی کے دوران مہنگائی میں کمی کے رجحانات میں تیزی آئی اور جون 2024ء میں سال بہ سال بنیادوں پر مہنگائی دو سال کی کم ترین سطح 12.6 فیصد پر آ گئی، جو مئی 2023ء میں 38.0 فیصد کی بلند ترین سطح پر تھی۔

خوراک اور توانائی کی سرکاری قیمتوں میں خاطر خواہ اضافے نے گذشتہ سال کے اسی عرصے کے مقابلے میں مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران مہنگائی کے دباؤ میں اضافہ کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ روپے کی قدر میں کمی نے عالمی سطح پر اجناس کی قیمتوں میں ہونے والی کمی کا فائدہ کم کر دیا، مالی سال 24ء کے بجٹ میں اعلان کردہ ٹیکس شرحوں، لیویز اور اجرتوں میں اضافے نے بھی اس عرصے کے دوران مہنگائی میں اضافے میں کردار ادا کیا۔ ان پیش رفتوں نے پالیسی اقدامات کی بدولت ملکی طلب میں آنے والی کمی اور غذائی اجناس کی رسد کی بہتر صورتحال کے اثرات کو جزوی طور پر بے اثر کر دیا **(شکل 3.26)**۔

شکل 3.31: توانائی گرانی کے اجزائے ترکیبی

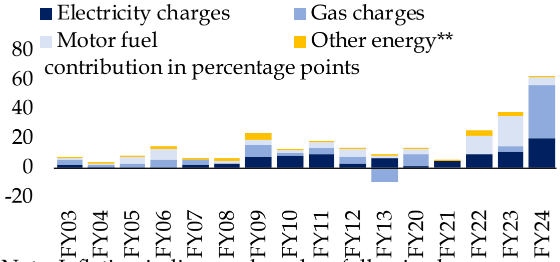

Note: Inflation indices are based on following base years: FY02-09 on base year of FY00, FY09-17 on FY08, and FY17-23 on FY16; *inflation indices for urban areas are used from FY17 onwards; **includes firewood, kerosene oil, bulbs, match box

Sources: Pakistan Bureau of Statistics; SBP staff calculations

مالی سال 24ء کے دوران شہری عمومی مہنگائی میں تنہا گیس کی قیمتوں کا حصہ 20 فیصد رہا جبکہ مالی سال 23ء میں اس کا حصہ صرف 0.4 فیصد تھا۔ توانائی کے شعبے میں دیرینہ نااہلیوں کے نتیجے میں بجلی اور گیس کے شعبوں میں گردشی

شکل 3.32: فیول چارجز ایڈجسٹمنٹ - مالی سال 24ء

May-23	1.9	Jul -23
Jun-23	1.81	Aug -23
Jul-23	1.46	Sep-23
Aug-23	1.71	Oct-23
Sep-23	0.4	Nov-23
Oct-23	3.08	Dec-23
Nov-23	4.13	Jan-23
Dec-23	4.57	Feb-23
Jan-24	7.05	Feb-23
Feb-24	4.92	April-24
Mar-24	2.84	May-24
Apr-24	3.33	Jun-24
May-24	3.32	Jul-24

Note: LHS indicates months for which FCA was charged; indicative months on RHS are months in which FCA was actually billed. FCA is collected with a two-month lag

Source: National Electric Power Regulatory Authority

شکل 3.33: موٹر اینڈھن کی قیمتوں کے اجزائے ترکیبی

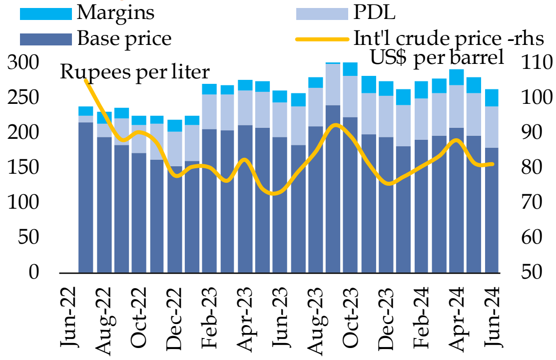

Note: The effect of subsidies and sales tax remained zero during the review period
Source: Oil & Gas Regulatory Authority

شکل 3.34: قوزی گرانی میں رجحانات

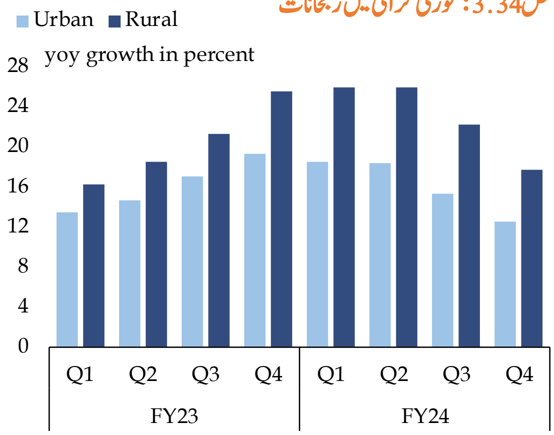

Source: Pakistan Bureau of Statistics

قرضوں کے اسٹاک میں بے پناہ اضافہ ہو گیا ہے۔[26] گردشی قرضوں میں اضافے کی رفتار کو کم کرنے کے لیے حکومت نے مالی سال 19ء سے توانائی کے شعبے میں جارحانہ پرائس ایڈجسٹمنٹ کا آغاز کیا۔[27, 28] اسی طرح حکومت نے مالی سال 24ء کے دوران گیس کی قیمتوں میں بڑے پیمانے پر وسیع البنیاد اضافہ کیا جس سے سال کے دوران توانائی کی قیمتوں میں نمایاں اضافہ ہوا(**باکس 3.1**)۔ مزید بر آں، گیس کی قیمتوں میں تیزی سے اضافے نے مالی سال 24ء میں شہری مہنگائی کو دیہی مہنگائی سے اوپر دھکیل دیا۔[29]

توانائی کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کا اثر بنیادی اشیاء اور خدمات کی قیمتوں کے ساتھ ساتھ صارفین اور کاروباری اداروں کی مہنگائی کی توقعات میں اضافے کی صورت میں سامنے آیا۔ تاہم مالی سال 2024ء کی دوسری ششماہی کے دوران مغلوب ملکی طلب، پاکستانی روپے کی مضبوطی اور بیرونی کھاتوں کی بہتر پوزیشن نے قوزی گرانی کی رفتار کو معتدل کرنے میں کردار ادا کیا۔

رسد کی بہتر صورتحال نے اہم اشیائے خور و نوش کی قیمتوں پر دباؤ کم کیا

مالی سال 24ء میں شہری علاقوں میں غذائی مہنگائی کم ہو کر 22.1 فیصد رہ گئی جو مالی سال 23ء میں 37.0 فیصد تھی۔ فصلوں کی پیداوار میں اضافہ، حکومتی اقدامات اور عالمی اجناس کی قیمتوں میں کمی بنیادی طور پر مالی سال 24ء کے دوران اہم غذائی اجناس بالخصوص گندم کی قیمتوں میں کمی کی وضاحت کرتی ہے۔ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں گندم کی قیمتوں میں نمایاں اضافہ ہوا جس کے بعد آخری

شکل 3.35: مہنگائی کی توقعات

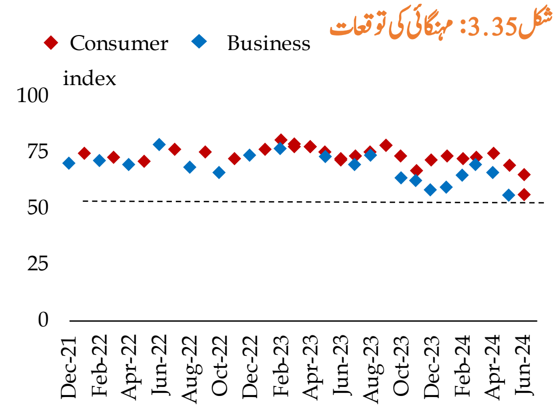

Note: The values exceeding 50 indicates that high inflation views are more than low inflation views.
Source: State Bank of Pakistan

26 آئی ایم ایف (2024ء)۔ اسٹینڈ بائے ارینجمنٹ کے تحت دوسرا اور آخری جائزہ، مئی 2024ء میں شائع ہوا

27 آئی ایم ایف (2019ء)۔ توسیعی فنڈ سہولت کے تحت توسیعی ارینجمنٹ کی درخواست کے تحت اسٹاف رپورٹ، جولائی 2019ء میں شائع ہوئی

28 تاہم، ٹیرف ایڈجسٹمنٹ کو عالمی وبا کے دوران مؤخر کیا گیا تھا۔ ماخذ: آئی ایم ایف (2021ء)۔ توسیعی فنڈ سہولت کے توسیعی ارینجمنٹ کے تحت دوسرے، تیسرے، چوتھے اور پانچویں جائزے کے تحت اسٹاف رپورٹ اور رسائی کا دوبارہ آغاز کرنے کی درخواست، اپریل 2021ء میں شائع ہوئی

29 دیہی علاقوں کے بیشتر حصوں میں پائپ لائن کے ذریعے گیس کی عدم دستیابی کی وجہ سے دیہی علاقوں کی صارف اشاریہ قیمت باسکٹ کے توانائی گروپ میں گیس شامل نہیں۔

شکل 3.36: پیداواری لاگت، اجرتیں اور قوزی گرانی

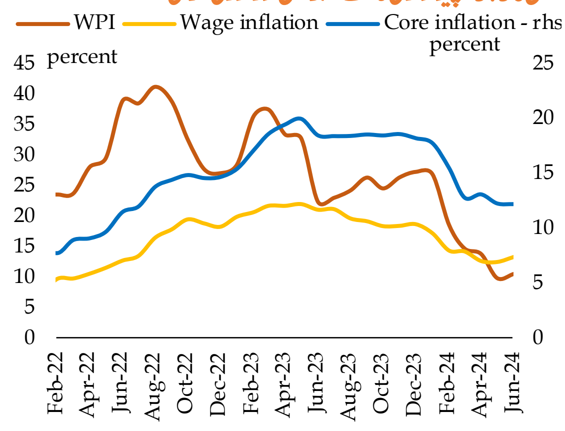

Source: Pakistan Bureau of Statistics

ششماہی میں قیمتوں میں تیزی سے کمی واقع ہوئی (**شکل 3.27**)۔ حکومت نے مالی سال 23ء میں گندم کی کم سے کم امدادی قیمت (ایم ایس پی) میں خاطر خواہ اضافہ کیا تھا تاکہ اس کی پیداوار کو فروغ دیا جاسکے جس کے نتیجے میں مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران گندم اور گندم کی مصنوعات کی مارکیٹ قیمتوں میں اضافہ ہوا تھا۔

اس کے علاوہ مصنوعی قلت کی وجہ سے بھی پہلی ششماہی میں قیمتوں میں مزید اضافہ ہوا۔ ان مسائل کو حل کرنے کے لیے حکومت نے مالی سال 24ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران انتظامی کارروائیوں کا آغاز کیا۔[30] دریں اثنا، حکومت نے نجی شعبے کو گندم درآمد کرنے کی بھی اجازت دی جس سے رسد کی صورتحال بہتر ہوئی اور اس نے مقامی مارکیٹ میں قیمتوں کے رجحان کو بھی تبدیل کردیا (**شکل 3.28**)۔[31] اس کے علاوہ گندم کی ریکارڈ پیداوار نے بھی خاص طور پر مالی سال

شکل 3.37: اشیا اور خدمات کی مہنگائی کے رجحانات

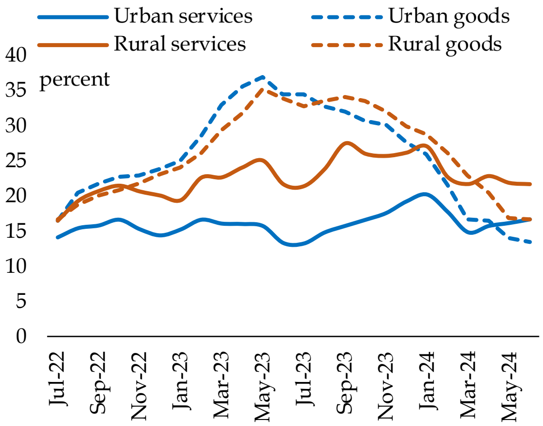

Source: Pakistan Bureau of Statistics

24ء کی چوتھی سہ ماہی کے دوران گندم کی مقامی قیمتوں میں کمی کے رجحان میں اضافہ کیا۔[32]

کم پیداواری لاگت نے دودھ کی قیمتوں پر دباؤ کو کم کیا

مالی سال 23ء کے دوران زبردست اضافے کا رجحان دیکھنے کے بعد، مالی سال 24ء کے دوران دودھ کی قیمتیں بلند سطح پر ہونے کے باوجود مستحکم رہیں۔ اسے گذشتہ سال کے مقابلے میں مالی سال 24ء کے دوران روغنی اجناس اور مکئی سمیت فیڈ کی قیمتوں میں نمایاں کمی سے جوڑا جاسکتا ہے۔ سیلاب کی وجہ سے سپلائی کو پہنچنے والے شدید دھچکے نے مالی سال 23ء کے دوران دودھ کی قیمتوں میں نمایاں اضافہ کیا، جس کی وجہ فیڈ کے خام مال کی کمی اور بڑی تعداد میں جانوروں کی اموات تھی۔[33] تاہم مالی سال 24ء کے دوران روغنی اجناس سمیت جانوروں کی خوراک کی کچھ اہم مصنوعات کی پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ دیکھا گیا جس کی وجہ سے قیمتوں میں کمی واقع ہوئی۔[34، 35] مزید برآں، پولٹری انڈسٹری کی جانب سے مکئی کی طلب میں

[30] ماخذ: 9 ستمبر، 2023ء کو منعقدہ ایس آئی ایف سی کی پانچویں ایپکس کمیٹی کے دوسرے سیشن کی پریس ریلیز

[31] مالی سال 24ء میں گندم کی درآمد کا حجم 29.6 فیصد بڑھ کر 3.5 ملین میٹرک ٹن ہو گیا جو مالی سال 23ء میں 2.7 ملین میٹرک ٹن تھا۔

[32] مالی سال 24ء میں گندم کی پیداوار 12.2 فیصد اضافے کے ساتھ 31.4 ملین میٹرک ٹن ہو گئی جو مالی سال 23ء میں 7.4 فیصد اضافے کے ساتھ 28.2 ملین میٹرک ٹن تھی۔ ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

[33] تفصیلات کے لیے پاکستان کی معاشی صورتحال پر اسٹیٹ بینک کی ششماہی رپورٹ برائے مالی سال 23ء کا باب 3 ملاحظہ کیجیے۔

[34] روغنی فصلوں میں کپاس کے بیج، جوار اور سرسوں شامل ہیں، جو ڈیری فیڈ کے اجزائے ترکیبی میں استعمال ہوتے ہیں۔ ماخذات: پاکستان اقتصادی سروے اور پاک ڈیری انفو، یہاں دستیاب ہے (پاک ڈیری انفو–دودھ دینے والے جانوروں کی غذائیت میں ارتکاز)

[35] مالی سال 24ء میں روغنی اجناس کی پیداوار میں 21.5 فیصد کا نمایاں اضافہ ہوا اور یہ 3.2 ملین ٹن تک پہنچ گئی جبکہ مالی سال 23ء میں ان اجناس کی پیداوار 2.7 ملین ٹن تھی: ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

مجموعی طور پر سست روی نے مالی سال 24ء میں اس کی قیمتوں کو کم کر دیا،[36] حالانکہ سال کے دوران اس کی پیداوار میں کمی واقع ہوئی تھی (**شکل 3.29**)۔

اس کے علاوہ مالی سال 24ء کے دوران پرائس کنٹرول کے نفاذ کے لیے سخت حکومتی اقدامات نے بھی دودھ کی قیمت مستحکم رکھنے میں کردار ادا کیا۔ صوبائی حکومتوں نے دودھ کی اعلان کردہ قیمتوں پر عمل درآمد کو یقینی بنایا جس سے مالی سال 24ء میں دودھ کی قیمتوں میں اضافے کی رفتار میں کمی آئی۔[37]

عالمی سطح پر پام آئل کے نرخوں میں کمی سے خوردنی تیل کی قیمتوں میں کمی آئی نباتی گھی اور کھانا پکانے کے تیل کی قیمتوں میں کمی مالی سال 24ء کے دوران غذائی مہنگائی میں مجموعی کمی کا ایک چوتھائی سے زائد رہی۔ پام آئل کی بین الاقوامی قیمتوں میں کمی کے رجحان کے ساتھ مستحکم شرح مبادلہ کی عکاسی کرتے ہوئے مالی سال 24ء کے دوران خوردنی تیل کی مقامی قیمتوں میں پچھلے سال کے مقابلے میں نمایاں کمی واقع ہوئی (**شکل 3.30**)۔

گیس کی قیمتوں میں خاطر خواہ اضافے سے توانائی گرانی کئی دہائیوں کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئی

مالی سال 24ء میں شہری علاقوں میں توانائی گرانی تقریباً دگنی ہو کر 62.6 فیصد ہو گئی جو گذشتہ سال 38.4 فیصد تھی۔ مالی سال 23ء کے بعد سے توانائی کی قیمتوں میں اضافے کا رجحان جاری رہا۔ بجلی اور گیس کی قیمتوں میں ایڈجسٹمنٹ، خاص طور پر گیس کے چارجز میں نمایاں اضافے نے مالی سال 24ء میں توانائی کی قیمتوں کو کئی دہائیوں کی بلند ترین سطح پر پہنچا دیا (**شکل 3.31**)۔

عالمی سطح پر تیل اور مائع قدرتی گیس (ایل این جی) کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کے اثرات سے گھریلو صارفین کو محفوظ رکھنے کے لیے حکومت نے مالی سال 20ء سے قدرتی گیس کی قیمتوں میں کوئی تبدیلی نہیں کی تھی۔ تاہم مسلسل مالیاتی دباؤ نے حکومت کو گیس کی تقسیم کار کمپنیوں کو واجب الادا سبسڈی کی ادائیگی کی اجازت نہیں دی جس کی وجہ سے ان اداروں کی نقد پوزیشن بری طرح متاثر ہوئی اور گیس کے شعبے میں انٹر کارپوریٹ گردشی قرضے جمع ہو گئے۔

گردشی قرضوں کے بہاؤ کو روکنے کے لیے، حکومت نے جنوری 2023ء سے گیس کی قیمتوں میں ایڈجسٹمنٹ کا آغاز کیا، جس کا مقصد گیس کے چارجز کو لاگت کی وصولی کی سطح کے ساتھ ہم آہنگ کرنا تھا۔ ان اقدامات کو جاری رکھتے ہوئے، حکومت نے نومبر 2023ء اور فروری 2024ء میں تحفظ یافتہ اور غیر تحفظ یافتہ گھریلو صارفین کے لیے متغیر اور فکسڈ گیس چارجز دونوں میں نمایاں اضافہ کر دیا (**جدول 3.9**)۔ غیر گھریلو شعبے بشمول کمرشل اور کیپٹو صارفین اور سی این جی اسٹیشنز کے لیے گیس کی قیمتیں تقریباً دگنی ہو گئیں جس سے شہری علاقوں میں مہنگائی میں مزید اضافہ ہوا۔

دیہی علاقوں میں توانائی گرانی کا رجحان اس کے برعکس رہا جو مالی سال 23ء کے 39.1 فیصد سے کم ہو کر مالی سال 24ء میں 24.9 فیصد رہ گیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ گیس دیہی باسکٹ میں شامل نہیں لہٰذا گیس کی قیمتوں میں اضافہ بلند توانائی گرانی میں کردار ادا نہیں کرتا۔ تاہم دیہی علاقوں میں لکڑی اور کوئلے کی قیمتوں میں اضافے کی وجہ سے ٹھوس ایندھن کے ساتھ ساتھ بجلی کی قیمتوں نے مہنگائی میں نمایاں کردار ادا کیا۔

---

[36] مالی سال 24ء میں پولٹری فیڈ کے طور پر مکئی کی مانگ میں زبردست کمی واقع ہوئی جس کی وجہ بڑھتی ہوئی پیداواری لاگت اور جینیاتی طور پر تبدیل شدہ (جی ای) سویابین کی درآمدات پر پابندی کی وجہ سے پولٹری سیکٹر کی مایوس کن کارکردگی ہے۔ روایتی طور پر پولٹری فیڈ مکئی کی کھپت کا تقریباً 65 فیصد ہے، جبکہ نم گھسائی اور ڈیری فیڈ بالترتیب تقریباً 15 اور 10 فیصد ہے۔ ماخذ: یو ایس ڈی اے (2024ء). اناج اور فیڈ پر سالانہ پر رپورٹ، اپریل 2024ء میں شائع ہوئی

[37] سندھ میں اشیائے ضروریہ کی قیمتوں پر کنٹرول، منافع خوری اور ذخیرہ اندوزی کی روک تھام کے ایکٹ 2005ء (2008ء اور 2023ء میں ترمیم شدہ) کے تحت کمشنر آفس کراچی نے دودھ کی خوردہ قیمت 200 روپے فی لیٹر مقرر کی۔

ماخذ: نوٹیفکیشن نمبر۔ سی کے / اے سی (ایچ کیو) / 865 / 2023ء، 3 اکتوبر، 2023ء کو شائع ہوا۔

اسی طرح ڈپٹی کمشنر آفس (لاہور) نے بھی دودھ کی قیمت 160 روپے فی لیٹر مقرر کرنے کا اعلان کیا۔ ماخذ: نوٹیفکیشن نمبر۔ ڈی او (آئی پی ڈبلیو ایم) / ایل ایچ آر / 34، 8 مارچ، 2024ء کو شائع ہوا

سال کے دوران بجلی کے نرخوں میں اضافے نے بھی مہنگائی بڑھانے میں اپنا کردار جاری رکھا، مالی سال 24ء کے دوران شہری توانائی گرانی میں تقریباً ایک تہائی اضافہ بجلی کے نرخ بڑھنے کی وجہ سے ہوا۔ یکم جولائی 2023ء سے حکومت نے تمام صارفین کے سلیب میں بجلی کے متغیر چارجز میں سالانہ ایڈجسٹمنٹ متعارف کرائی۔ اسی طرح سال بھر باقاعدگی سے سہ ماہی بجلی کے نرخوں کی ایڈجسٹمنٹ بھی نافذ کی گئی (**جدول 3.10**)۔ مزید برآں ، فیول چارج ایڈجسٹمنٹ (ایف سی اے)، جو عام طور پر کسی خاص مہینے کے حوالے سے ایندھن کی اصل اور تفویضی لاگت میں فرق کی وجہ سے جمع کیا جاتا ہے، نے بھی بجلی کی قیمت بڑھانے میں اپنا حصہ ڈالا (**شکل 3.32**)۔

دوران سال تیل کی عالمی قیمتوں میں کمی کے رجحان کے باوجود ایسا ہوا۔ بالخصوص پہلی ششماہی میں کمزور ملکی کرنسی نے ایندھن کی لاگت میں اضافہ کیا، جس سے عالمی سطح پر تیل کی قیمتیں کم ہونے کے باوجود بجلی کی قیمتوں میں اضافہ ہوا۔

مزید برآں، پیٹرولیم ڈیولپمنٹ لیوی (پی ڈی ایل) میں اضافے کی وجہ سے مالی سال 24ء میں مجموعی طور پر پیٹرول کی قیمتوں میں گذشتہ سال کے مقابلے میں اضافہ ہوا۔ حکومت نے جولائی 2023ء میں پی ڈی ایل کو 50 روپے فی لیٹر سے بڑھا کر ستمبر 2023ء سے 60 روپے فی لیٹر کر دیا (**شکل 3.33**)۔[38]

مالی سال 24ء کی دوسری ششماہی کے آغاز سے مہنگائی کا دباؤ کم ہونا شروع ہو گیا مالی سال 24ء کے دوران شہری علاقوں میں اوسط قوزی گرانی تقریباً پچھلے سال کی سطح پر رہی۔[39] اس سے مالی سال 24ء کے بجٹ میں متعارف کرائی گئیں ٹیکس شرحوں، لیویز اور اجرتوں میں اضافے کے مشترکہ اثرات، ستمبر 2023ء تک روپے کی قدر میں کمی کے اثرات اور خوراک اور توانائی کی سرکاری قیمتوں میں ایڈجسٹمنٹ کے دوسرے مرحلے کے اثرات کی نشاندہی ہوتی ہے۔[40] بہرحال، بلند سطح پر پہنچنے کے بعد، قوزی گرانی میں مالی سال 24ء کی تقریباً تمام دوسری ششماہی کے دوران بتدریج کمی دیکھی گئی (**شکل 3.34**)۔

توانائی اور خوراک کی بڑھتی ہوئی قیمتوں نے پہلی ششماہی میں گھریلو مہنگائی کی توقعات کو بلند رکھا۔ تاہم، جب مالی سال 24ء کی دوسری ششماہی میں غذائی گرانی تیزی سے کم ہونے لگی، تو صارفین کی توقعات میں بھی کسی حد تک کمی آئی، جس نے جزوی طور پر اس مدت کے دوران اجرت میں اضافے میں سست روی کو متاثر کیا (**شکل 3.35 اور 3.36**)۔ اس کے علاوہ پاکستانی روپے کی مضبوطی کے ساتھ ساتھ بہتر پالیسی کی وجہ سے ملکی طلب میں آنے والی کمی نے پیداواری لاگت پر قیمتوں کے دباؤ کو کم کرنے میں کردار ادا کیا اور ساتھ ہی مالی سال 24ء کی دوسری ششماہی کے دوران قوزی گرانی پر قابو پانے میں بھی مدد کی۔ خاص طور پر بنیادی اشیا میں مہنگائی خدمات کے مقابلے میں زیادہ تیزی سے کم ہوئی (**شکل 3.37**)۔

خدمات میں بڑھتی ہوئی مہنگائی کی وضاحت اجرتوں اور معاہدوں کی سست ایڈجسٹمنٹ سے ہوتی ہے، جو فوری طور پر خام مال اور توانائی کے اخراجات میں تبدیلیوں کی عکاسی نہیں کرتے۔ بلند مہنگائی کے ادوار میں یہ تاخیر خدمات کی مہنگائی کے سبب اشیا کی مہنگائی کے ساتھ ساتھ عمومی مہنگائی پر بھی منتج ہوتی ہے۔[41] مزید برآں، نومبر 2023ء میں فنانس (ضمنی) ایکٹ کے ذریعے متعارف کرائے گئے شادی ہالوں اور کیٹررز پر اضافی ٹیکس سمیت خدمات پر زیادہ ٹیکسوں نے بھی ان خدمات کی لاگتوں میں اضافہ کیا۔[42] اس کے علاوہ ایندھن کی لیویز میں اضافے سے ٹرانسپورٹ سروس چارجز بڑھے جس میں کرایوں میں اضافہ بھی شامل ہے۔ تاہم، قوزی گرانی زر کا سب سے بڑا جزو، ہاؤس رینٹ انڈیکس، شہری علاقوں میں مستحکم رہا، لیکن دیہی علاقوں میں اس میں اضافہ دیکھا گیا۔

---

[38] اسی طرح اکتوبر 2023ء میں ڈیزل پر پی ڈی ایل 50 روپے سے بڑھا کر 55 روپے فی لیٹر اور نومبر 2023ء میں 60 روپے فی لیٹر کر دیا۔ ماخذ: اوگرا

[39] مالی سال 23ء کے 16.2 فیصد کے مقابلے میں مالی سال 24ء میں قوزی گرانی 16.1 فیصد تھی۔

[40] اجرتوں میں شامل ہیں، کپڑوں کی سلائی، گھریلو ملازمین، صفائی اور کپڑوں کی دھلائی، تعمیراتی کارکن، کوڑا جمع کرنے والے، ڈینٹل خدمات، ڈاکٹر کی فیس، مکانیکی خدمات اور ذاتی آرائش کی خدمات۔

[41] - باؤبورا، ایم۔، بوبیکا، ای۔، اور مارٹنیز ہرنینڈس، سی (2023ء)۔ قوزی گرانی کا محرک کیا ہوتا ہے؟ رسدی دھچکوں کا کردار۔ ای سی بی ورکنگ پیپر سیریز، 2875

[42] ضمنی مالی بل میں 10 فیصد ایڈوانس ٹیکس جبکہ شادی ہالز / لانز / کلبز / کیٹررز پر 15 فیصد سیلز ٹیکس کا اعلان کیا گیا ہے۔

دیہی باسکٹ میں قوزی گرانی میں قدرے اضافہ ہوا، جو پچھلے سال کے 20.6 فیصد سے بڑھ کر اس سال 22.7 فیصد ہو گیا۔ دیہی علاقوں میں عمومی گرانی میں کمی کے باوجود قوزی گرانی برقرار رہی، البتہ سال گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ کمزور ہوتی گئی۔ دیہی باسکٹ میں خدمات کے حصے میں ذرا سا اضافہ دیکھا گیا، اس اضافے میں شادی ہال چارجز نے اہم کردار ادا کیا۔

باکس 3.1: گیس کی قیمتوں میں اضافے کے عوامل

مالی سال 24ء میں مہنگائی کا سب سے بڑا محرک گیس کی قیمتوں میں نمایاں اضافہ تھا۔ یہ پرائس ایڈجسٹمنٹ حکومت کی جانب سے مالی سال 19ء سے جاری قیمت بندی پالیسیوں کا حصہ تھی تاکہ توانائی کے شعبے کے گردشی قرضوں میں اضافے کی رفتار کو کم کیا جا سکے۔ گیس کے شعبے میں گردشی قرضہ 2024ء کے اوائل میں 2.1 ٹریلین روپے تک پہنچ گیا جو جی ڈی پی کا تقریباً 2.0 فیصد ہے (**شکل 3.1.1**)۔ گیس کی قیمتوں میں اضافے کے پیچھے تین بڑے باہم مربوط مسائل ہیں۔ اوّل، گیس ٹیرف کے تعین اور گیس کے ترسیلی نظام کی توسیع میں سیاسی مصلحت، جس کی وجہ سے گیس ٹیرف کو لاگت کی وصولی کی سطح سے بھی نیچے منجمد کرنا پڑا۔ ایندھن کی سستی دستیابی نے اس کی مانگ میں اضافہ کیا، جس نے بالآخر حکومت کے مالی بوجھ کو مزید بڑھا۔ لہٰذا، مالی وسائل کی کمی کی وجہ سے حکومتوں کی جانب سے سبسڈیز کی بروقت ادائیگی متاثر ہوئی جس کی وجہ سے گردشی قرضے جمع ہوئے۔ دوم یہ کہ گیس کے ملکی ذخائر میں کمی کے پیشِ نظر حکومت نے 2015ء سے درآمد شدہ مہنگی ایل این جی پر انحصار کیا جس نے قرضوں کے اسٹاک میں مزید اضافہ کیا۔ سوم یہ کہ گیس کی تقسیم کار کمپنیوں کی جانب سے ٹرانسمیشن اور ڈسٹری بیوشن کے نقصانات پر قابو پانے میں ناکامی نے گیس سیکٹر کے گردشی قرضوں کو مزید بڑھا دیا۔

شکل 3.1.1: پاکستان میں گیس کے شعبے کے گردشی قرضے

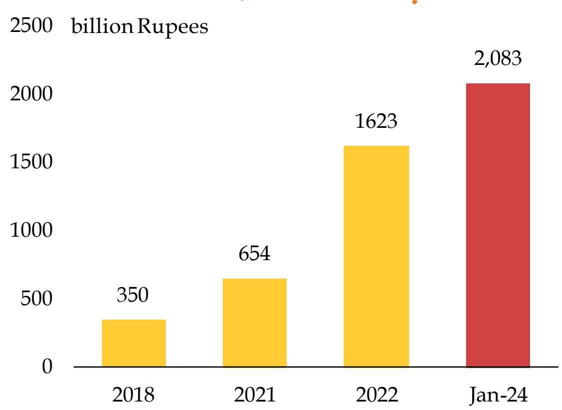

Sources: IMF and Finance Division

کراس سبسڈی گھریلو صارفین کے لیے قیمتوں کو بگاڑ دیتی ہے۔ سیاسی مصلحتوں کی وجہ سے ہر آنے والی حکومت نے گیس کے گھریلو صارفین کو تحفظ فراہم کیا، اور ایسا صنعتوں کو داؤ پر لگا کر کیا گیا۔ ڈومیسٹک سیکٹر کے لیے رعایتی نرخ کے ذریعے گھریلو صارفین کو تحفظ تو فراہم کیا جاتا ہے لیکن اس سے دوسرے سیکٹرز کو نقصان پہنچتا ہے اور قیمتوں میں بھی بگاڑ پیدا ہوتا ہے (**شکل 3.1.2 الف اور 3.1.2 ب**)۔ اس نے ذخائر تیزی سے کم ہونے کے باوجود گیس کے زیادہ استعمال کی حوصلہ افزائی کی۔ آئل اینڈ گیس ریگولیٹری اتھارٹی (اوگرا) ایس این جی پی ایل اور سوئی سدرن گیس کمپنی لمیٹڈ (ایس ایس جی سی) سمیت ڈسٹری بیوشن کمپنیوں کی گیس کی فروخت، ٹرانسمیشن اینڈ ڈسٹری بیوشن (ٹی اینڈ ڈی) اخراجات اور ترسیل کے دوران ضائع ہونے والی گیس کی لاگت (یو ایف جی) سمیت مکمل لاگت کی وصولی کو شامل کر کے ٹیرف شیڈول کا تعین کرتی

شکل 3.1.2 الف: پاکستان میں گیس کے نرخوں میں ردوبدل

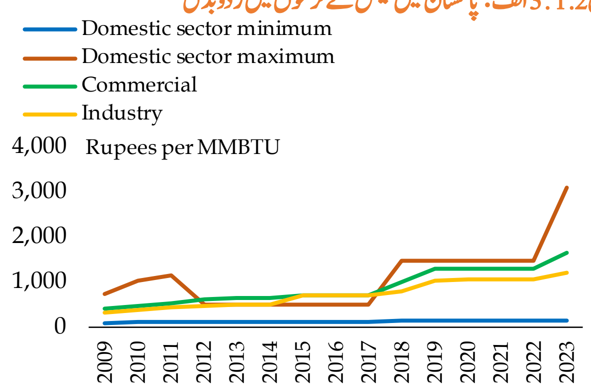

Source: Pakistan Energy Year Book and Pakistan Economic Survey (various issues)

شکل 3.1.2 ب: گیس کے نرخ بلحاظ شعبہ

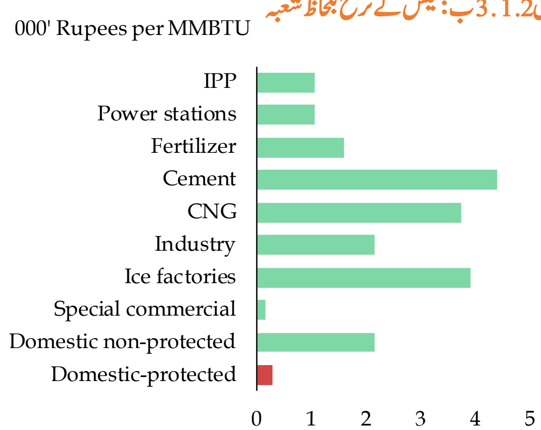

Source: Oil & Gas Regulatory Authority

ہے۔ تاہم، حکومت دومیسٹک سیکٹر کو بچانے کے لئے زرِاعانت فراہم کرکے پرائس ایڈ جسٹمنٹ کے عمل میں مداخلت کرتی ہے۔ اس کے علاوہ، حکومت ایل این جی کی فراہمی کی لاگت[43] کو بھی برداشت کرتی ہے جس سے گیس کے ٹیرف کو طویل مدت تک برقرار رکھا جاتا ہے۔ ابتدائی لاگت کا فرق تقسیم کار کمپنیاں برداشت کرتی ہیں جنہیں حکومت سبسڈی کی شکل میں ادائیگی کرتی ہے۔ تاہم، سبسڈی کی بروقت ادائیگی میں تاخیر ان کمپنیوں کی سیالیت کی صورتحال خراب کرتی ہے اور انٹر کارپوریٹ قرضوں کے جمع ہونے کا باعث بنتی ہے۔ گیس کی تقسیم کار بڑی کمپنیوں میں سے ایک سوئی ناردرن گیس پائپ لائن لمیٹڈ (ایس این جی پی ایل) نے رپورٹ کیا ہے کہ گذشتہ چند برسوں سے گیس ٹیرف ایڈ جسٹمنٹ میں تاخیر کی وجہ سے حکومت سے واجب الوصول زیر التوار قوم میں خاطر خواہ اضافہ ہو گیا ہے **(شکل 3.1.3)**۔

گیس سیکٹر میں عملی نااہلیوں کی وجہ سے ترسیل کے دوران بڑے پیمانے پر بے حساب گیس (یو ایف جی) نقصانات ہوتے ہیں۔ یو ایف جی ترسیل و تقسیم کے نیٹ ورک میں داخل کی گئی پیمائش شدہ گیس اور عام صارف تک پہنچنے والی گیس کی پیمائش کے فرق کو کہتے ہیں۔ اوگرا نے یو ایف جی الاؤنس 6.98 فیصد مقرر کر رکھا ہے **(شکل 3.1.4)**۔ یو ایف جی الاؤنس سے تجاوز کرنے والی رقم کو ناقابل قبول اور گیس کی قیمتوں پر منفی اثر ڈالنے والے کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ [44] بہت سے عوامل یو ایف جی کے بلند نقصانات میں کردار ادا کرتے ہیں جن میں قدیم بنیادی ڈھانچہ، امن عامہ کے مسائل اور گیس کی چوری شامل ہیں۔ پرانے انفراسٹرکچر کے ساتھ ساتھ ترسیلی پائپ لائنوں اور یوٹیلیٹی نیٹ ورکس کی ناقص دیکھ بھال سسٹم سے گیس لیکیج کا باعث بنتی ہے۔ پرانے گیس میٹر بھی یو ایف جی نقصانات کا درست تخمینہ لگانے اور گھریلو سطح پر گیس چوری کی نشاندہی کرنے کی کوششوں میں رکاوٹ ہیں۔ یو ایف جی کا حجم ان علاقوں میں زیادہ ہے جہاں امن و امان کی صورتحال گیس کمپنیوں کے کام میں رکاوٹ پیدا کرتی ہے۔[45] ایسے علاقوں میں گیس چوری بھی زیادہ ہے کیونکہ غیر قانونی کنکشن لگانے کا رواج عام ہے۔ اس سے کمپنی کی واجبات کی ادائیگی کی صلاحیت مزید متاثر ہوتی ہے اور گردشی قرض جمع ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر، ایس ایس جی سی ایل 2016-2022ء سے خسارے میں چل رہی ہے جس کی وجہ مقررہ مقدار سے زائد یو ایف جی ہے، اس سے کمپنی کے محاصل میں کمی واقع ہوئی ہے۔ ان عملی رکاوٹوں کی وجہ سے، گیس تقسیم کار کمپنیاں ترقی پذیر اور ترقی یافتہ معیشتوں میں اپنی ہم پلہ کمپنیوں کے مقابلے میں زیادہ یو ایف جی نقصانات کا سامنا کرتی ہیں **(شکل 3.1.4)**۔ بڑھتے ہوئے انٹر کارپوریٹ گردشی قرضوں نے کمپنیوں کی گیس کے تقسیم اور ترسیلی نظام میں مسائل کو حل کرنے کی صلاحیت کو متاثر کیا ہے جس سے گیس سیکٹر کے گردشی قرضوں میں مزید اضافہ ہوا ہے۔

قدرتی گیس کے ذخائر میں کمی کی وجہ سے مہنگی ایل این جی کی درآمدات پر انحصار بڑھ رہا ہے۔ ملک کے گیس کے ذخائر کم ہو رہے ہیں، جس سے پچھلے کچھ برسوں میں آر ایل این جی کی درآمدات میں اضافہ ہوا ہے **(شکل 3.1.5)**۔ قیمتوں کے تعین میں حکومتی مداخلت گیس کے ذخائر میں کمی کی بنیادی وجوہات میں سے ایک ہے، جس نے تیل اور گیس کی تلاش کے شعبوں میں براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری کی حوصلہ شکنی کی ہے **(شکل 3.1.6)**۔ اس کے علاوہ انٹر کارپوریٹ گردشی قرضوں کے بڑھتے ہوئے بوجھ نے ڈومیسٹک سیکٹر کی جانب سے گیس کی تلاش کی سرگرمیوں کی رفتار کو بھی متاثر کیا ہے۔ لہٰذا، 2015ء سے حکومت طلب پوری کرنے کے لیے مہنگی ایل این جی درآمد کر رہی ہے جس کی وجہ سے عالمی اجناس کی قیمتوں میں ناموافق اتار چڑھاؤ کے حوالے سے ملک کی حساسیت بڑھ گئی ہے۔

نتیجہ: گردشی قرضوں کے بڑے ذخیرے کے تصفیے کے لیے گیس کے نرخوں کو لاگت کی وصولی کی سطح پر لانے، گھریلو گیس کے چارجز کو درآمدی ایل این جی کی قیمتوں سے ہم آہنگ کرنے اور سیاسی محرکات پر مبنی ترجیحی سلوک کو مرحلہ وار ختم کرنے کی ضرورت ہے۔ نرخوں کے تعین کی ان پالیسیوں نرخوں کو درست کرنے میں طویل عرصہ درکار ہوا جو ملک میں گیس کی طلب کو معقول بنانے کے لیے ضروری ہے۔ تاہم، اس سے توانائی کی قیمتوں میں باقاعدگی سے ایڈ جسٹمنٹ ہو گی، جس سے توانائی کے شعبے میں مہنگائی میں اضافہ ہو گا۔ مزید برآں، یو ایف جی نقصانات کو کم کرنے کے لیے گیس کے ترسیل اور تقسیم کے نظام میں

---

43 ایل این جی کی باسکٹ قیمت اور قدرتی گیس کی قیمت کے درمیان واضح فرق وہ رقم ہے جو حکومت کی طرف سے زراعانت کی شکل میں اس وقت ادا کی جاتی ہے جب درآمد شدہ ایل این جی، قدرتی گیس کی قیمت پر گھریلو صارفین کو فراہم کی جاتی ہے۔ حکومت نے ایل این جی کی فراہمی میں آنے والی مکمل لاگت صارفین کو منتقل کرنے کا عمل شروع کر دیا ہے۔ تاہم، منتقلی کی رفتار کو تیز کرنے کی ضرورت ہے [سعد اور دیگر (2023ء)]۔

44 اوگرا کمپنیوں کی محصولات کی ضروریات اور گیس فروخت کرنے کی لاگت کا موازنہ کرکے قیمتوں کا تعین کرتا ہے۔ اوگرا گیس کی اوسط مقررہ قیمت کا تخمینہ ہر کمپنی کے لیے گیس کی فروخت کے حجم میں کل محصولات کی ضرورت (ٹی آر آر) کے تناسب کے حساب سے لگاتا ہے۔ ٹی آر آر میں موجودہ قیمتوں پر گیس کی فروخت سے ہونے والی آمدنی اور طلب و رسد میں کمی شامل ہے۔ جبکہ گیس کی فروخت کا حجم گیس کی فروخت کی لاگت، ٹی اینڈ ڈی نقصانات، یو ایف جی الاؤنس / ڈِس الاؤنس، اثاثوں پر منافع اور قدر میں کمی کا احاطہ کرتا ہے۔ [اوگرا (2022ء)]۔

45 ایس ایس جی سی کے مطابق بلوچستان میں یو ایف جی نقصانات 53 فیصد رہے۔

شکل3.1.3: نرخ میں ردوبدل میں تاخیر کے سبب ایس این جی پی ایل کی واجب الوصول رقوم

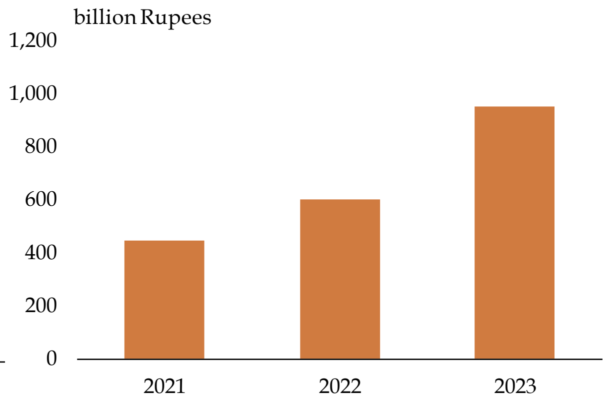

Source: SNGPL Annual Reports (various issues)

شکل3.1.4: تقسیم کار کمپنیوں کے یو ایف جی نقصانات

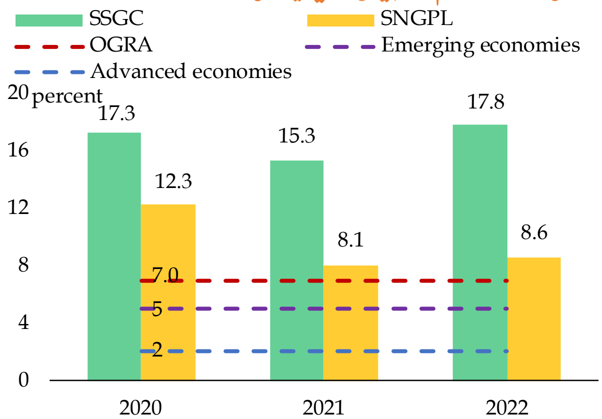

Sources: SSGC & SNGPL Annual Reports; KPMG

شکل3.1.5: گیس وسائل کی دستیابی

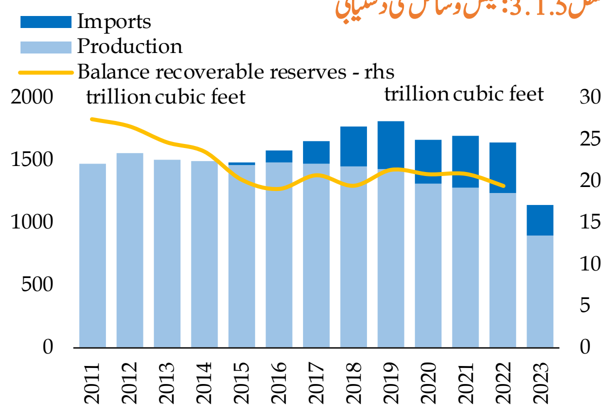

Sources: Ministry of Energy and Pakistan Energy Yearbook (various issues)

شکل3.1.6: پاکستان میں براہِ راست غیر ملکی سرمایہ کاری

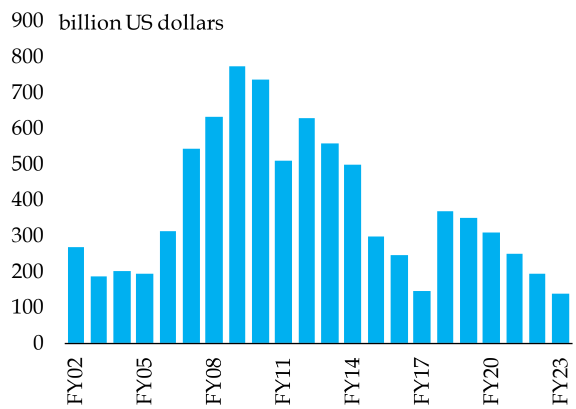

Source: Pakistan Bureau of Statistics

بہتری لانے پر بھی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح ملکی اور غیر ملکی سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کر کے گیس کے نئے ذخائر دریافت کرنے کی سرگرمیوں میں تیزی سے مہنگی ایل این جی درآمدات پر انحصار کو بھی کم کیا جاسکتا ہے جس سے گیس کے شعبے میں قیمتوں کا دباؤ کم ہو سکتا ہے۔